عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے 58 سال

اکتوبر 2021ء | ربیع الاول ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۵

راولپنڈی و لاہور کی ختم نبوت کانفرنسیں

کے پی اسمبلی میں ختم نبوت کی احادیث رقم کرنے کی قرارداد منظور

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کا راولپنڈی میں خطاب

تصویر باوفا... غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

قادیانی لابی کی سرکاری تعلیمی اداروں میں مداخلت اور عوامی خدمات

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ | مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ | خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ | فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ | حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ | پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ | حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ | حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الخیر

راولپنڈی ولاہور کی ختم نبوت کانفرنسیں	مولانا اللہ وسایا	03
کے.پی اسمبلی میں ختم نبوت کی احادیث رقم کرنے کی قرارداد منظور	رپورٹ روزنامہ اسلام	09

مقالات ومضامین

دفاع ختم نبوت ودفاع پاکستان کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی	مولانا محمد طیب فاروقی	10
رپورٹ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور	مولانا عزیز الرحمن ثانی	12
قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کا راولپنڈی میں خطاب	ضبط وتحریر: حافظ خرم شہزاد	20
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا لیاقت باغ راولپنڈی میں خطاب	// // //	25
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا مینار پاکستان لاہور میں خطاب	// // //	28
میں بھی حاضر تھا وہاں	مولانا عتیق الرحمن	35

شخصیات

آہ! عزیزی محمد احمد کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	38
تصویر باوفاء......غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ	جناب محمد متین خالد	42

ردقادیانیت

قادیانی لابی کی سرکاری تعلیمی اداروں میں مداخلت اور عوامی خدشات	جناب ساجد غنی اعوان	43

متفرقات

کراچی میں ایک سو پچاسی پروگرامز......بسلسلہ عشرہ ختم نبوت	مولانا محمد رضوان قاسمی	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

راولپنڈی و لاہور کی ختم نبوت کانفرنسیں

محض اور محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان وعنایت اور اس کی توفیق ومہربانی سے ۶ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو راولپنڈی لیاقت باغ اور ۷ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو لاہور مینار پاکستان میں ختم نبوت کانفرنسیں، آب وتاب، جاہ وجلال، شوکت وعظمت، عزت ووقار کے ساتھ، عظیم الشان، عدیم المثال، تاریخی اور یادگار طور پر منعقد ہوئیں۔ جن دوستوں نے ان کانفرنسوں کو دیکھا عش عش کر اٹھا۔ قادیانیت منہ چھپانے لگی۔ حاسدین ومعاندین پر اوس پڑ گئی اور یوں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد نے دو اور اہم سنگ میل عبور کئے جو اللہ رب العزت کی طرف سے عنایت کردہ توفیق کا صدقہ ہیں۔ اس پر جتنا بھی اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

آج سے ایک عشرہ قبل ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی لیاقت باغ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ پورے خطہ کے عوام وخواص والہانہ طور پر کانفرنس کی تیاری میں منہمک نظر آتے تھے۔ راولپنڈی واسلام آباد کی سڑکوں پر کانفرنس کے پینا فلیکس، بینر، ہورڈنگ بورڈ سے ختم نبوت کے تحفظ کا موسم بہار کا منظر نظر آتا تھا۔ جگہ جگہ قافلے تیار تھے۔ وفود متحرک تھے۔ اتنی بڑی تیاری سے اندازہ ہوتا تھا کہ چہار جانب سے وہ مثال قائم ہوگی جس کے ریکارڈ کو مدتوں توڑا نہ جاسکے گا۔ اس وقت پنجاب میں شہباز شریف کی حکومت تھی۔ لیگ کی دینی امور میں ''اپنی برکتوں'' کا ایک ریکارڈ ہے جس پر تاریخ گواہ ہے۔ کہیں پٹاخہ پھٹا، گرداڑی بہانہ مل گیا اور کانفرنس کی منظوری کینسل کردی گئی۔ اس سراپا نحوست آمیز ملعونانہ کارروائی سے جو ختم نبوت کے کارکنوں پر گزری دس سال تک اس کے بوجھ سے ہماری گردنیں دبی اور کمریں جھکی رہیں۔ ایسے کرنے والے اب خود میر بے کارواں ادھر ادھر لڑھکتے سراپا انجام بنے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت کے ہر فیصلہ میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ چیونٹی دس بار گرتی تھی مگر اپنی جدوجہد دیوار سر کرنے کی ترک نہیں کرتی۔ ناکامی پر شکستہ دل ہوکر بیٹھ جانا بزدلی ہے۔ پہلے سے زیادہ اس کے لئے کاوش کرنا اور آگے بڑھنا اور منزل پر براجمان ہونا مشکلات کو پاؤں تلے روند کر کامیابی سے ہمکنار ہونا شیوہ بے جگری ہے۔ مگر ہر کام کا حق تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ کوئی کام وقت موعود سے پہلے اور ذات باری کی توفیق کے

بغیر ممکن نہیں۔ ہم مسکینوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام نے دھیرے دھیرے اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ رکے بھی نہیں، جھکے بھی نہیں، دبے بھی نہیں، رخ بھی نہیں بدلا۔ البتہ رفتار میں کمی وبیشی ضرور رہی۔ تا آں کہ وقت موعود آن پہنچا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے قائد شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد، سیکرٹری جنرل مولانا قاضی ہارون الرشید، حضرت مولانا محمد آدم خاں، مولانا محمد طارق، جناب خالد مبین، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی عبدالرشید، حافظ محمد الیاس، حافظ محمد ناصر، مولانا عبدالوحید قاسمی ودیگر حضرات کی باہمی امنگوں، تمناؤں کا تبادلہ ہوتا رہا۔

حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب نے جناب شرجیل میر سے دل کی بات کہی۔ انہوں نے دیدۂ ودل فرش راہ کر دیئے۔ ساتھ ہی انہوں نے جناب عبدالغفور پراچہ، جناب ارشد اعوان، جناب جمال ناصر سے مشاورت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ان متذکرہ تاجر برادری کے رہنمایان کی باضابطہ مشاورت ہوئی۔ دریائے جہلم کے غربی کنارہ سے پشاور تک اور کالا ڈھاکہ سے چکوال تک اس پورے خطہ کے عوام کی ختم نبوت سے آگاہی اور کانفرنس کی تیاری کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی تبلیغی جدوجہد کو تیز کرے۔ کانفرنس کے انتظامات ومنظوری کے لئے تاجر برادری، حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد کی مشاورت ورہنمائی سے کوششیں جاری کردیں۔ انتظامیہ اور مقتدر قوتوں سے تاجر رہنماؤں نے رابطے کئے۔ اپنا فیصلہ اور تیاری کی بابت ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے دیکھو، دیکھیں گے، اچھا آپ تیاری کریں، ہم وعدہ کرتے ہیں، ہوجائے گا، ان مراحل سے گزرتے رہے۔

حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا قاضی ہارون الرشید نے ان تمام علاقوں کا تبلیغی دورہ شروع کیا۔ علماء کنونشن، میٹنگیں، انفرادی ملاقاتیں، بیانات کا ایک سلسلہ قائم ہوا۔ جوں جوں یہ حضرات آگے بڑھتے رہے کانفرنس کے لئے ماحول بنتا گیا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد آدم خان، مولانا محمد طیب، مولانا محمد طارق، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور فقیر راقم بھی ان کے حکم کی تعمیل میں ساتھ ساتھ رہے۔ علماء کرام کے ساتھ مشاورتی اجلاسات سے توقع ہوئی۔ ان شاءاللہ! بیداری پیدا ہورہی ہے۔ ہماری اپنی ایک دفعہ کانفرنس لیگی حکومت کی برکات کے باعث ملتوی ہوچکی تھی۔ اب کے وفاق نے کانفرنس کا اعلان کیا وہ بھی ملتوی ہوگئی۔ مظاہرہ کا اعلان ہوا وہ بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوپایا۔ یہ سب مقدرات تھے۔ بہانے بنتے گئے۔ عذر اور وہ بھی معقول رکاوٹ بنے تو سب التواء بادل نخواستہ تمام کو قبول کرنے پڑے۔ لیکن اب اس کام کے لئے میدان میں رفقاء گئے تو اندازہ ہوا کہ صرف مایوسی نہیں معاملہ بددلی تک پہنچ چکا ہے۔ اس خلیج کو پاٹنا ایک چیلنج تھا۔ لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اس حائل خلیج سے نبٹے۔

لٹریچر، سٹیکرز، بینرز، دعوت نامے، اشتہارات کے لئے مولانا محمد طیب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی آگے بڑھے۔ جوں جوں وقت قریب آتا گیا رفتار میں تیزی اور کام میں وسعت کے اثرات نمایاں ہوتے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا قاضی مشتاق احمد، جناب شاہد غفور پراچہ، جناب شرجیل میر، جناب ملک ارشد اعوان، جناب جمال ناصر کی طرف سے دعوت نامہ شائع ہوا۔

حضرت مولانا محمد آدم خان کی مسجد میں علماء کنونشن ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیۃ علماء اسلام، تاجر برادری، وفاق المدارس، علماء وخطباء، مدارس کے شیوخ ومہتمم حضرات کی ضلع بھر کی قیادت نے شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ اس کے بعد تمام مساجد کے خطبات جمعہ کے بیانات نے ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ کی دعوت کو پہاڑوں کی چوٹیوں تک وسعتوں سے مالا مال کردیا۔ نوشہرہ میں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب مدظلہ سے مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد آدم خان، قاری محمد اسلم، مکرم جناب چاچا عنایت خان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عابد کمال کی میٹنگ ہوئی تو چارسدہ، صوابی، نوشہرہ، مردان سے قافلوں کے لئے یوسی کی سطح پر تیاری کے نقارے گونجنے لگے۔

جناب عابد خاں، جناب سید بلال، مولانا مفتی وقار الحق، جناب وقار گل جدون اور دیگر رفقاء کی مساعی سے مانسہرہ کی مرکزی جامع مسجد میں علماء کنونشن ہوا۔ کالا ڈھاکہ سے ایبٹ آباد، اسی طرح حضرت مولانا قاری فداء حسین کے دارالعلوم ہری پور میں ضلع بھر سے خطیب حضرات کیا جمع ہوئے کہ کانفرنس کا پیغام پورے علاقہ میں گونجنے لگا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ ابوبکر صدیق نے اپنے جامعہ حنفیہ جہلم میں اس وادی کی پوری دینی قیادت کو جمع کیا۔ حضرت مولانا عبیدالرحمٰن انور، جناب خالد مسعود اور ان کے گرامی رفقاء نے تلہ گنگ، مولانا مفتی محمد معاذ، مولانا صاحبزادہ عبدالقدوس نے چکوال، کلرسیداں میں حضرت مولانا احسان نے علماء کے کنونشن منعقد کرائے۔ کہیں مولانا قاضی مشتاق احمد، کہیں فقیر راقم، کہیں مولانا محمد آدم خاں، کہیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، کہیں مولانا قاضی احسان احمد نے مرکز کی نمائندگی کی۔ مولانا قاضی ہارون الرشید ہر جگہ ساتھ رہے۔ گویا جہلم و دینہ سے لے کر پشاور اور پشاور سے کالا ڈھاکہ تک اور پھر کالا ڈھاکہ سے چکوال تک پورا یہ خطہ ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی کا پنڈال بن گیا۔ خطباء حضرات نے جمعہ اور اپنے اپنے بیانات میں جگہ جگہ بلا مبالغہ اسی خطہ کے لاکھوں لاکھ عوام کے سامنے اس کانفرنس کو ایک حقیقت بنادیا۔

فقیر راقم اور حضرت مولانا ہارون الرشید نے حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر سے جاکر چکوال

حاضری بھری۔ انہوں نے اپنی پوری خدام اہل سنت کی لاہور وراولپنڈی حاضری کے لئے بشاشت قلبی سے بیڑا اٹھالیا۔ راولپنڈی، اسلام آباد میں مولانا محمد طیب، مولانا محمد طارق، مولانا آدم خان، مولانا محمد حسین ناصر، مفتی خالد میر، مولانا محمد خالد عابد، مولانا محمد نعیم اور دیگر رفقاء گرامی قدر نے دن رات ایک کردیئے۔ اولیٰ مسجد میں اسلام آباد کے علماء کرام کا کنونشن ہوا۔ مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی ایسے بیسیوں اکابر نے شرکت سے ممنون کیا۔ مولانا محمد طیب، مولانا عبدالوحید قاسمی نے کاوش کی۔ اخبارات، سوشل میڈیا کے ذریعہ ایک تحریک کی شکل کانفرنس نے اختیار کرلی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے حضرت مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، جناب ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، مولانا تاج محمد اور دیگر حضرات پر مشتمل پوری قیادت نے اپنے متعدد اجلاس کئے۔ کانفرنس کی تشہیری مہم کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ اپنے رفقاء کو متحرک وفعّال کردیا۔ یوں چہار سو بلکہ شش جہت ختم نبوت کانفرنس کی فضاء اور گھٹا نے مخملی چادر سے شجر سایہ دار کا ماحول بنادیا۔

کانفرنس کے آخری دنوں حکومتی ایوانوں سے کورونا کی کارستانیوں کی داستان میں جوار بھاٹا کا منظر بنا۔ فلاں علاقہ لاک ڈاؤن، فلاں علاقہ کے سکول وکالج بند، سب کچھ بند، مگر حکومتی طبلچیوں کی زبانیں پہلے سے زیادہ کھل گئیں۔ ڈر لگا اور بہت لگا۔ علماء وتاجر حضرات نے مقتدر قوتوں سے ملاقاتیں کیں۔ وہ پسند وناپسند کے خطیبوں کا قضیہ لے کر بیٹھ گئے۔ یہ گھڑی بڑی نازک تھی۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ کریم ذات باری نے اس مشکل سے بھی نکال دیا۔ تاجر اور مجلس کے رہنماؤں کی میٹنگ ہوئی۔ گراؤنڈ کا معائنہ کیا۔ منصوبہ بندی کی گئی۔ نقشے بنائے گئے۔ سفر کٹتا رہا۔ کارواں بڑھتا رہا۔ حق تعالیٰ کے کرم نے دستگیری سے اپنے عاجز بندوں کو توانائی ویقین سے مالا مال کیا۔ اخراجات کے لئے طے ہوا کہ یہ یہ کام تاجر حضرات کے ذمہ۔ یہ ڈیوٹی مجلس سرانجام دے۔ تمام تاجر برادری نے بینرز، اعلانات، ملاقاتوں، پنڈال کے حاضرین کے پانی اور کھانا کی وہ وہ مثالیں قائم کیں کہ انفاق فی سبیل اللہ کی نئی روایات قائم ودائم ہوگئیں۔

۵ رستمبر کو سٹیج کی تیاری، سپیکر، لائٹ کے کام کا آغاز ہوا۔ کئی مدارس کے حضرات نے اعتکاف، روزہ، دعاؤں کا اہتمام کیا۔

۶ رستمبر کی صبح تک تمام انتظامات مکمل ہوگئے۔ ہمارے دینی مدارس نے سیکورٹی کے لئے اپنے طلباء کرام اور ان کے نگرانوں کا تعین کردیا۔ سٹیج کی سیکورٹی کے لئے مانسہرہ کی جماعت نے دل وجان سے اپنی روایت کو برقرار رکھا۔ ظہر کے بعد سے قافلے آنے شروع ہوئے۔ عصر کے بعد کارروائی کا آغاز ہوا۔ مغرب سے قبل پورا پنڈال اٹ چکا تھا۔ عشاء کے قریب قرب وجوار کی سڑکوں پر پنڈال میں موجود اجتماع سے دوگناہ

زیادہ اجتماع تھا۔ ایک تاجر تنظیم نے شرکاء کے لئے چینی وروح افزاء کے شربت کا اعلان کیا۔ اس کے ایک پوائنٹ پر پندرہ من چینی لگی۔ اس طرح اس تنظیم کے چار پوائنٹ پر گویا ساٹھ من چینی لگی۔ اس سے صرف پنڈال کے اندر کے لوگوں کا تصور کریں۔ منرل واٹر بوتلوں کے ٹرکوں کے ٹرک تقسیم ہوئے۔ کھانے کے پیک ڈبے کئی ویگنوں پر جگہ جگہ تقسیم ہوتے رہے۔ تاجر حضرات نے دل وجان سے یہ وسیع انتظام کیا۔ لیکن اجتماع بلکہ اژدھام کا یہ عالم تھا کہ شاید آدھے سے زیادہ لوگوں تک بھی یہ سہولیات نہ پہنچ پائیں۔

برادران گرامی ویاران طریقت! تاجر تنظیموں نے جس والہانہ پن سے انتظامات، تیاری اور اپنے اپنے جذبہ ایمانی بیانات کا ریکارڈ قائم کیا اس کے مدتوں تذکرے رہیں۔ علماء کرام نے ایمان پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز بیانات سے جوسماں قائم کیا اس پر زمین نہیں آسمانی مخلوق بھی جھوم جھوم اٹھی۔ قائد جمعیۃ اور مہمان خصوصی حضرت مولانا فضل الرحمٰن تھے۔ اس کانفرنس نے ایمان کو حوصلہ دیا۔ قادیانیوں کو دعوت غور وفکر، حکمران بھی کانفرنس کے شرکاء کی طرح رات جاگتے رہے۔ کھلی آنکھوں سے عقیدہ ختم نبوت سے عوام کی والہانہ وابستگی عشق ومستی کو حکمرانوں نے دیکھا۔ اس کے لئے اس پر ہم کو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہئے۔ مقررین کی فہرست اور دیگر کارروائی مولانا محمد طیب صاحب نے قلم بند کی ہے وہ پڑھ لی جائے تو شاید کسی حد تک کانفرنس کی جھلک آنکھوں کے سامنے آجائے۔ ورنہ یہ منظر شنید سے نہیں دید سے تعلق رکھتا تھا۔

ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور

مجھے خوشی ہے کہ کانفرنس سے متعلق ابتدائی تیاری کے لئے مرکزی رابطہ کمیٹی کی رپورٹ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے مرتب کردی ہے۔ کمیٹی کے حضرات جہاں جہاں تشریف لے گئے تحصیل وضلع، قصبہ کی حد تک اس طرح کمیٹیاں قائم ہوتی گئیں۔ جگہ جگہ انہوں نے جلسے، ملاقاتیں، وفود، رابطے، اخباری بیان، خطبات جمعہ، کانفرنسیں، کارنر میٹنگوں کا ایسا سلسلہ قائم ہوا کہ گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، سرگودھا چار ڈویژن کا سینکڑوں میل کا رقبہ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان کے پنڈال کا منظر پیش کرنے لگا۔ وفاق المدارس، علماء، مشائخ، تمام جماعتیں ادارے، شخصیات، اس کانفرنس کے داعی، مبلغ اور میزبان کا کردارادا کرنے لگ گئے۔ بلاشبہ سینکڑوں چھوٹی بڑی کانفرنسیں اور اجتماعات کے ذریعہ کانفرنس سے قبل لاکھوں لاکھ خلق خدا تک ختم نبوت کا پیغام پہنچانے کی حق تعالیٰ نے سعادت سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو بطور آلہ ووسیلہ کے قبول فرمایا۔ کانفرنس سے قبل موٹرسائیکل ریلیاں نکالی گئیں۔ جگہ جگہ لاہور شہر میں ان کے استقبال ہوئے۔ اس سے رابطہ مہم نے ایک شاندار رنگ وروپ حاصل کیا۔

کورونا کی رفتار میں تیزی کو حکومتی ترجمانوں نے مرچ ومصالحہ لگا کر پیش کیا کہ کسی طرح کانفرنس کا انعقاد روکا جائے۔ پہلے انتظامیہ نے جلسہ کی اجازت دینے سے انکار کیا۔قریب جا کر سیکورٹی اداروں نے سرکاری طور پر لیٹر جاری کر کے سیکورٹی مہیا کرنے سے انکار کیا۔ جوں جوں مشکلات کے پہاڑ کھڑے ہوتے گئے۔حق تعالیٰ ساتھیوں کے دل ودماغ کو توانائی اوراعتماد سے بھرتے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس کے لئے ریلی علیحدہ نکلی۔لاہور کا جوحصہ رہ گیا جمعیۃ علماءاسلام نے اپنی ریلی یوم ختم نبوت کی مناسبت سے علیحدہ اہتمام کیا جو لاہور کے ایریا میں پہلی ریلی میں کمی دیکھی گئی تھی۔ وہ اس ریلی نے کمی پوری کر دی۔ قائد جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولانا صفی اللہ نے لاہور ضلع اور ڈویژنوں میں اپنے طور پر پھر کر تبلیغی دورہ کر کے تمام حلقہ کی جمعیۃ علماءاسلام کو سراپا متحرک بنادیا۔مرکزی رابطہ کمیٹی میں مولانا محمد اشرف گجر شامل تھے۔حضرت مولانا سید نعیم الدین،مولانا عبدالحفیظ،مولانا محمد امجد خان اور مولانا صفی اللہ کی قیادت باسعادت میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے تمام ذرائع استعمال میں لائے اور حق رفاقت ادا کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔سیکورٹی اپریشن نے جب سیکورٹی مہیا کرنے سے انکار کیا تو ان کے لیٹر پر ہدایت درج تھی کہ خط وصول یابی کے دستخط کریں تو ہمارے رفقاء نے لکھا کہ کانفرنس کی حاضری وتیاری کے اس مرحلہ پر کانفرنس کو ملتوی کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔حکومت کو سرکاری سطح پر سیکورٹی دینی چاہئے۔اگر نہیں دیں گے تب میں کانفرنس کا التواء ہمارے بس میں نہیں۔کانفرنس ہوگی۔آپ کو سیکورٹی دینی چاہئے۔

اس شام مولانا محمد امجد خاں، جناب لیاقت بلوچ، رابطہ کمیٹی دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ نمائندوں نے پریس کانفرنسیں کر کے کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔اگلے دن تین ٹرک سامان بیسیوں کارکن ورہنما مینار پاکستان گئے۔اللہ تعالیٰ نے کرم کیا۔تالے کھلتے گئے۔دروازے واہوتے گئے اور یوں کانفرنس کا انعقاد یقینی بنتا گیا۔یہ سب اللہ تعالیٰ کے بے پایاں کرم کا صدقہ تھا۔

اسی روز شام کو حضرت مولانا عبدالغفور حیدری پنڈال میں تشریف لائے۔ پنڈال کا معائنہ کیا۔ پریس کانفرنس کی۔ جمعیۃ کی ضلعی وصوبائی قیادت ہمراہ تھی۔ جوں جوں یہ پیغام ملک میں گیا تو اگلے روز پورے خطہ سے جب قافلے چلے تو رحمت حق کا ابر کرم قابل دید تھا کہ اس دور میں امت کا یہ جذبہ قابل رشک وباعث تقلید تھا۔

۷/ستمبر ظہر تک تمام انتظامات فائنل ہوگئے۔ظہر کے بعد قافلے آنا شروع ہوگئے۔عشاء تک پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ چہارسو خلق خدا کا جذبہ قابل دید تھا۔ایک بجے رات تک یہ منظر رہا۔ ایک بجے کے بعد کانفرنس اختتام کو پہنچی۔پاکستان بننے کے بعد اس حوالہ سے مینار پاکستان میں عالمی مجلس کی

یہ پہلی ختم نبوت کانفرنس تھی جس کی ریکارڈ کامیابی دوررس نتائج کی حامل ہوگی۔ پہلے ہماری کئی کانفرنسیں بادشاہی مسجد میں ہوئیں۔ مسجد سے مینار تک (مینار پاکستان) پہنچے ہیں۔ سفر سوئے مدینہ ایسے طور پر جاری ہے کہ ۷؍اکتوبر کو یہ قافلہ ملتان اسٹیڈیم میں پہنچے گا۔ ان شاء اللہ! باقی اس کانفرنس کی کارروائی دوسری جگہ اس شمارہ میں دیکھ لی جائے۔ پڑھو اور بڑھتے چلو۔

خبر بلا تبصرہ...... کے۔ پی اسمبلی میں ختم نبوت کی احادیث رقم کرنے کی قرارداد منظور

تحریک انصاف کے رکن عبدالسلام آفریدی کی پیش کردہ قرارداد متفقہ منظور کی گئی۔

محمد ﷺ کے نام کے ساتھ ''خاتم النبیین'' لازمی لکھا جائے۔ محرک!

پشاور (مانیٹرنگ ڈیسک) خیبر پختون خواہ اسمبلی نے ایوان کے اندر اور باہر ختم نبوت کے حوالے سے احادیث تحریر کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔ اسپیکر مشتاق غنی کی صدارت میں خیبر پختون خواہ اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ اسمبلی میں ضلع دیر میں فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے افراد کے لئے اجتماعی دعاء کرائی گئی۔ اس موقع پر اسمبلی نے ختم نبوت کے حوالے سے احادیث تحریر کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔ قرارداد تحریک انصاف کے عبدالسلام آفریدی نے پیش کی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ صوبے میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ محمد ﷺ کے نام کے ساتھ ''خاتم النبیین'' لازمی لکھا جائے۔ (روزنامہ اسلام ملتان مؤرخہ ۱۸؍ستمبر ۲۰۲۱ء)

مجاہد ختم نبوت جناب یاسین فاروقی لاہور کا انتقال

لاہور کے معروف مجاہد ختم نبوت سیاسی مذہبی اور سماجی شخصیت جناب یاسین فاروقی، فاروقی سٹیٹ والے ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مؤرخہ ۱۲؍ستمبر ۲۰۲۱ء جامعہ مسجد مدینہ جمیل ٹاؤن کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک عظیم الشان تعزیتی سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار سے مختلف مذہبی سیاسی و سماجی شخصیات نے اپنے اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محب النبی نے سیمنار کی صدارت فرمائی۔ مولانا عبدالشکور یوسف حاجی محمد شفیق قاری محمد شفیق قاری فضل الرحمان بھائی کلیم اللہ وزیر طارق اقبال ہمدانی ایڈوکیٹ میاں محمد نثار حاجی محمد الیاس قاری محمد داؤد مولانا خضر حیات اور دیگر علاقے بھر کے تمام اہم شخصیات اور عوام الناس میں شرکت کی۔ فاروقی صاحب عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے اپنی ذات میں خود انجمن تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی وفات کا دن بھی اسی نسبت سے یوم ختم نبوت ۷ستمبر منتخب فرمایا۔ سیمینار سے اختتامی خطاب ترجمان اہل سنت محقق، خطیب جامع مسجد حسان بن ثابت سبزہ زار مولانا عبدالجبار سلفی نے فرمایا اور علاقے کی معروف دینی شخصیت استاد العلماء حضرت مولانا محب النبی نے دعائے مغفرت فرمائی۔ (مولانا عبدالنعیم)

دفاع ختم نبوت و دفاع پاکستان کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

مولانا محمد طیب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تقریباً ۴۵ سال بعد راولپنڈی میں عظیم الشان اور تاریخ ساز کانفرنس کا انعقاد لیاقت میں کیا گیا۔ کانفرنس سے قبل اچانک لاک ڈاؤن اور ٹریفک بند ہونے کے باوجود ہزاروں عاشقان رسول نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ لیاقت باغ چہار اطراف تا حد نگاہ انسانوں سے اس طرح بھرا ہوا تھا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام تاجر برادری، مبلغین ختم نبوت، علماء کرام، مشائخ عظام نے ایک سو سے زائد پروگرامات کا انعقاد کر کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئی۔

پہلی نشست: ۶ ستمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز عصر

تلاوت: قاری شاہ محمد۔

نعت: بابا خورشید احمد، اس کے بعد کئی سارے خطباء کے بیانات ہوئے۔

دوسری نشست: بعد نماز مغرب تا رات گئے

تلاوت: قاری معین الدین۔

نعت: جناب عبدالباسط حسانی، جناب اعجاز حسین کاظمی، مولانا محمد قاسم گجر۔

بیان: مولانا مفتی معاذ چکوال، مولانا عبدالقدوس نقشبندی، مولانا محمد اشفاق آزاد کشمیر، مولانا کمال الدین آزاد کشمیر، جناب فضل الرحمٰن خان نیازی ایڈووکیٹ نمائندہ وکلاء برادری، مولانا محمد عارف شیرازی جماعت اسلامی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق جہلم، مولانا عبید الرحمٰن انور تلہ گنگ، مولانا شفیق الرحمٰن جہلم، محمد عبید ستی طلباء محاذ، سماجی شخصیت محمد تاج عباسی، مفتی عبدالسلام اسلام آباد، قاری عبدالوحید قاسمی، تاجر رہنما محمد آصف ادریس، چیمبر آف سمیالی کامرس شیخ محمد ندیم، سردار مظہر طلباء اتحاد، تاجر رہنما محمد طارق شاہ، طاہر تاج بھٹی، محمد وقار میر، شیخ عبدالحفیظ زاہد، ملک عطاء خان، مرزا منصور بیگ، حافظ محمد صدیق، چوہدری محمد اقبال، مولانا محمد چراغ الدین شاہ، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا قاری سیف الرحمٰن سیفی، مولانا محمد شبیر کشمیری، قاری محمد اکرام اللہ جدون، مولانا محمد آدم خان، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا محمد طارق معاویہ، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد خالد عابد، مولانا محمد

نعیم، جناب ڈاکٹر محمد جمال ناصر، تاجر رہنما ارشد اعوان، شرجیل میر، ملک شاہد غفور پراچہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا قاضی مشتاق احمد، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن حفظہ اللہ۔

صدر استقبالیہ مہمانان گرامی: مولانا قاضی ہارون الرشید، ڈاکٹر محمد ضیا الرحمٰن، جناب خالد مبین، جناب حافظ محمد الیاس، بھائی محمد ناصر، طاہر معاویہ، جناب افتخار بٹ، نعیم مغل، کمال پاشا صاحب۔

۲۰ رکنی مرکزی کمیٹی برائے نگرانی پنڈال: مفتی عبدالجبار، مفتی محمد عثمان، مفتی محمد طاہر شاہ، مولانا محمد زاہد وسیم، قاری محمد اسماعیل، مولانا مبارک شاہ، قاری محمد زاہد، مفتی کامران مبین، مولانا تاج منیر، مولانا بنیامین، مولانا عدنان رشید۔ کانفرنس کی سیکورٹی کے لئے راولپنڈی کے مدارس جامعہ محمدیہ، جامعہ قاسمیہ، علوم اسلامیہ، دارالہدیٰ، علوم شرعیہ، اختر العلوم، جامعہ فاروقیہ، دارالعلوم محمدیہ، تعلیم القرآن راجہ بازار، جامعہ فرقانیہ، جامعہ اسلامیہ صدر، جامعہ عربیہ کے ۲۰۰ سو طلباء کرام اپنے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی میں اندرون لیاقت باغ، مری روڈ، ویڈ چوک تا کمیٹی چوک لیاقت روڈ چوک تا دفتر واسا تک جب کہ اسٹیج کی سیکورٹی مانسہرہ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر عابد نعمانی اور ان کے رفقاء کرام نے سرانجام دی۔

کراچی سے خصوصی طور پر جناب حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی واستاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، جناب مولانا مفتی محمد خالد اقراء روضۃ الاطفال ورکن مجلس شوریٰ، جناب قاری فیض اللہ چترالی رفقاء سمیت شریک ہوئے۔

ہری پور سے مولانا قاری فدا محمد خان امیر عالمی مجلس ہری پور، مولانا ثاقب الحسینی اٹک، نوشہرہ سے قاری محمد اسلم، مفتی وقار الحسن عثمانی مانسہرہ، مولانا عابد کمال پشاور، قاری محمد زکریا ٹیکسلا، قاری عتیق الرحمٰن رواۃ، خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، مولانا عبدالقدوس نقشبندی جاکرہ۔

بھارہ کہو، گولڑہ، ترنول، جاکرہ، مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، مردان، صوابی، چارسدہ کوہاٹ ودیگر علاقوں سے سینکڑوں گاڑیوں پر مشتمل قافلوں کی شکل میں عاشقان مصطفیٰ تشریف لائے۔

مفتی عبدالرشید، مولانا محمد اسد مکی، مولانا نوید مسعود ہاشمی، مولانا مفتی محمد اویس عزیز، مولانا عبدالکریم، مولانا نعمان حاشر، مولانا عبدالغفار، مولانا ابوبکر عزیز، مولانا شیر محمد مغل، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا سید راحت شاہ، مفتی محمد مبین عباسی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مولانا عبداللہ ہاشمی، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا عبدالصبور، قاری امداداللہ احسان، مفتی محمد عبداللہ، قاری محمد محفوظ، مولانا محی الدین شاہ، مولانا عبدالرشید توحیدی اور حاجی رانا محمد طفیل جاوید سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

رپورٹ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی رابطہ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس مرکز ختم نبوت لاہور میں تین ماہ قبل منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق، قاری عبدالعزیز وغیرہم حضرات نے شرکت کی، جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۷/ستمبر کو مینار پاکستان کے بڑے گراؤنڈ میں ختم نبوت کانفرنس کرنی ہے۔ اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ فی الفور لاہور کی پچاس رابطہ کمیٹیوں کا ایک کنونشن بھی منعقد کیا جائے۔ چنانچہ تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن ۲۰/جون ۲۰۲۱ء بروز اتوار ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد یوسف خان جامعہ اشرفیہ، مولانا سید محمود میاں جامعہ مدنیہ، مولانا محب النبی دارالعلوم مدنیہ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ جبکہ ختم نبوت علماء کنونشن میں وقیع تعداد میں علماء، قراء، خطباء نے شرکت کی۔ ختم نبوت کنونشن کے بعد کانفرنس کی تیاری بھرپور انداز میں شروع کر دی گئی۔ اشتہارات، پینا فلیکسز بنوائے اور لگانا شروع کر دیئے گئے۔ لاہور اور گردونواح میں اجلاس کنونشن اور کانفرنسز کرنے کی ترتیب شروع کر دی گئی۔

۲۸/جون کو قریبی اضلاع کے مبلغین اور عہدیداران کا اجلاس مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں اضلاع کے دوروں کی ترتیب بنائی گئی۔ چنانچہ یکم اگست سے رابطہ کمیٹی نے لاہور سے باہر کے اضلاع قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، گوجرانوالہ، حافظ آباد، منڈی بہاءالدین، گجرات، سرگودھا، خوشاب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شیخوپورہ، ننکانہ سمیت کئی اضلاع اور تحصیلوں کے دورے شروع کر دیئے گویا چاروں طرف سے کانفرنس کی آواز بھرپور انداز میں لگنی شروع ہوگئی۔ لاہور کے مختلف علاقوں میں اجلاس، کنونشن اور کانفرنسز منعقد کی گئیں جن میں کانفرنس مینار پاکستان کی بھرپور آواز لگائی گئی۔ کانفرنس کی تیاری کو مزید تیز کرنے کے لئے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جن میں سوشل میڈیا کمیٹی، تشہیری کمیٹی، تاجر کمیٹی۔، انتظامیہ کمیٹی سمیت کئی کمیٹیاں تشکیل دی گئی۔ پروگرامات بسلسلہ تیاری ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور یکم اگست ۲۰۲۱ء پہلا علماء کنونشن رینالہ خورد دارالقرآن رحیمیہ صدارت

قاری شفقت عباس، مولانا عبدالرزاق مجاہد اکاڑہ۔ جامعہ محمودیہ عیدگاہ صدارت قاری محمد الیاس، مولانا عبدالرزاق مجاہد۔منڈی احمد آباد مسجد عثمانیہ صدارت قاری فہیم، خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا اشرف گجر، میاں رضوان نفیس۔

۲؍اگست اجلاس شیخوپورہ جامع مسجد عیدگاہ صدارت مولانا ضیاء الرحمٰن سیال خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور۔

۳؍اگست، ننکانہ اجلاس مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی صدارت جناب نصیب الٰہی گجر۔

۴؍اگست شاہدرہ، جامع مسجد قاسمیہ صدارت قاری شبیر احمد۔

۷؍اگست ختم نبوت کانفرنس مانگا منڈی جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا امجد خان، مولانا ضیاء اللہ بخاری۔

۸؍اگست صبح دس بجے خوشاب بگڑ والی مسجد صدارت مولانا قاری سعید احمد۔ بعد عصر دھریمہ ضلع سرگودھا۔ بعد عشاء بھلوال مرکز خاتم النبیین صدارت مولانا نور محمد ہزاروی ختم نبوت کنونشن منعقد ہوئے۔ جس میں خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور۔

۹؍اگست صبح دس بجے مدرسہ علوم شرعیہ جھنگ صدارت مولانا عبدالرحیم۔ بعد ظہر، مدرسہ عثمانیہ شورکوٹ صدارت مولانا زاہد انور خصوصی کاوش مبلغ ختم نبوت مولانا سلمان۔ بعد مغرب احمد پور سیال جامعہ سعدیہ صدارت مولانا سید سلمان شاہ کنونشن منعقد ہوئے۔ جس میں رابطہ کمیٹی لاہور نے شرکت کی۔

۱۰؍اگست صبح آٹھ بجے جامعہ فیض عام سمندری صدارت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی۔ صبح گیارہ بجے ماموں کانجن جامع مسجد حسام الدین صدارت مولانا ضیاء الدین آزاد۔ بعد ظہر نیم والی مسجد کمالیہ صدارت پیر جی عتیق الرحمٰن خصوصی کاوش مبلغ ختم نبوت مولانا محمد خبیب۔ بعد مغرب مدرسہ محمودیہ رینالہ خورد ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں خصوصی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے ہوئے۔ بعد عشاء جامع مسجد احسان چوبرجی لاہور میں ختم نبوت کنونشن۔ صدارت مولانا انیس احمد مظاہری خصوصی شرکت مولانا نعیم الدین اور رابطہ کمیٹی لاہور نے کی۔

۱۱؍اگست بعد عصر کھڈیاں مدرسہ تعلیم القرآن صدارت قاری محمد طاہر۔ بعد مغرب جامع مسجد علی المرتضیٰ صدارت امیر مجلس قصور قاری مشتاق احمد رحیمی جبکہ خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور نے کی۔

۱۲؍اگست صبح نو بجے جامعہ عثمانیہ واسو منڈی بہاؤالدین۔ بعد ظہر پنجن کسانہ گجرات جامعہ حنفیہ صدیقیہ صدارت پروفیسر اشفاق منیر ختم نبوت کنونشن منعقد ہوئے جس میں خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور نے

کی۔بعد عشاء جامع مسجد ماڈل ٹاؤن موڑ لاہور میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا جس میں سینکڑوں علماء نے شرکت کی۔

۱۳؍اگست خطبہ جمعہ جامع مسجد طوبیٰ رانا ٹاؤن شاہدرہ لاہور۔شام چار بجے جامع مسجد فیصل وزیرآباد صدارت قاری منصور احمد، بعد مغرب مسجد مولانا نذیر مرحوم والی۔سمبڑیال میں ختم نبوت کانفرنس صدارت پیر سلمان منیر منعقد ہوئی جس میں خصوصی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا فقیر اللہ اختر کے ہوئے۔

۱۴؍اگست جامع مسجد ریاض الجنہ لدھڑ بیدیاں روڈ لاہور۔بعد مغرب مرکز صوت القرآن بادامی باغ لاہور میں منعقد ہوئے جس میں سینکڑوں علماء اور جمعیت علماء اسلام کے مقامی ذمہ داران اور خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور نے شرکت کی۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد اویسیہ اتفاق ٹاؤن بعد مغرب اور بعد عشاء مسجد حبیب کبریا سانده لاہور میں ختم نبوت کانفرنسز سے خطاب کیا۔کانفرنس میں مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا ظہیر احمد قمر، قاری فضل الرحمٰن ودیگر علماء نے شرکت کی۔

۱۵؍اگست بعد مغرب جامع مسجد امن باغبانپورہ زیرصدارت قاری جمیل الرحمٰن اختر جبکہ بیانات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد امجد خان، مولانا علیم الدین شاکر ہوئے۔بعد عشاء ادارۃ الفرقان شادی پورہ ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت پیر رضوان نفیس خطابات مولانا مفتی محمد اعجاز، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق کے ہوئے۔اسی روز صبح دس بجے منہالہ میں ختم نبوت کنونشن ہوا خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ بعد عشاء ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا عبدالرحیم، خطابات مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم، خصوصی کاوش مولانا مفتی محمد احسن خطیب جامع مسجد ہذا نے کی، کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔

۱۶؍اگست فیصل آباد مدرسہ دارالقرآن میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا جس میں خصوصی کاوش قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید غازی، زیرصدارت قاری محمد یاسین، مہمان خصوصی امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی جبکہ خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور نے کی۔بعد ظہر مسجد حنفیہ صراط الجنہ نشتر روڈ، بعد مغرب جامع مسجد حفیظ سنٹر گلبرگ، بعد عشاء جامع مسجد لال چوبرجی کوارٹر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۱۷؍اگست صبح دس بجے ملاقات جامعہ اشرفیہ۔بعد مغرب جامع مسجد عائشہ سبزہ زار ختم نبوت کانفرنس بیان مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حاجی محمد شفیق، قاری شفیق الرحمٰن، مولانا ظہیر احمد قمر، قاری فضل الرحمٰن، مولانا عبد الشکور یوسف نے خصوصی کاوش کی۔بعد ظہر جامع مسجد قدیم حافظ آباد بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

زیر صدارت علامہ سعید احمد خصوصی کاوش مولانا محمد عارف شامی۔ بعد عشاء جامع مسجد فاطمہ اسلامیہ پارک لاہور خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خصوصی کاوش مولانا منظور احمد امام وخطیب جامع مسجد ہذا۔

۱۸/اگست جامعہ حمیدیہ بادامی باغ خصوصی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی جبکہ علاقہ بھر سے علماء کرام نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ بعد عشاء جامع مسجد فاطمۃ الزہراء سبزہ زار میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا خصوصی کاوش مولانا ظہیر احمد قمر اور رابطہ کمیٹی سبزہ زار نے شرکت کی۔

۱۹/اگست جامع مسجد احمد علی لاہوری میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے بیانات ہوئے خصوصی کاوش مولانا قاری علیم الدین شاکر نے کی۔

۲۰/اگست جامع مسجد شاہی دیپال پور ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، زیر صدارت پیر رضوان نفیس خصوصی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کیا۔ خطبہ جمعہ جامعہ قاسمیہ والٹن میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔

۲۱/اگست ڈسکہ مسجد رحمانیہ زیر صدارت حافظ افضل شاکر، سیالکوٹ جامعہ فاروقیہ صدارت پیر سید شبیر احمد گیلانی ختم نبوت کنونشن منعقد ہوئے خصوصی کاوش مولانا فقیر اللہ اختر جبکہ خصوصی شرکت رابطہ کمیٹی لاہور نے کی، جامع مسجد عزیز رشید گلشن راوی اور جامع مسجد مدینہ ٹاؤن شپ لاہور میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے، جامع مسجد صحابہ کرامؓ مدرسہ اشرف العلوم، جامع مسجد خالد شاہدرہ میں مولانا محبوب الحسن کے بیانات ہوئے۔

۲۲/اگست صبح دس بجے اجلاس مانگا منڈی مرکزی جامع مسجد چیچہ وطنی، ساہیوال جامعہ رشیدیہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوئے جس میں رابطہ کمیٹی لاہور نے شرکت کی۔ بعد مغرب گجومتہ، بعد عشاء کانفرنسیں منعقد ہوئیں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے بیانات ہوئے۔ جامع مسجد زبیر گلشن راوی اور جامع مسجد قاسمیہ شاہدرہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کانفرنسوں میں خطاب کیا، مسجد مرغزار کالونی اور سبزہ زار میں مولانا محبوب الحسن کے بیانات ہوئے۔

۲۳/اگست ملاقات جامعہ اشرفیہ، جامع مسجد خلفاء راشدین رائل پارک اور جامع مسجد مدنی نیازی اڈا بند روڈ ختم نبوت کانفرنسوں سے بیانات مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خصوصی کاوش مولانا رفیع الحق اور قاری عبد السلام۔

۲۴/اگست جامع مسجد عائشہ سبزہ زار، جامع مسجد کوثر حسن ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنسز منعقد ہوئیں خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامع مسجد اونچی اور مدرسہ مظاہر العلوم عیدگاہ آرائے بازار میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۲۵؍اگست جامعہ خالدیہ شاد باغ ختم نبوت کنونشن مولانا محمد امجد خان، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی محمد افضل خان کے بیانات ہوئے، جامع مسجد بلال کاہنہ میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مفتی مسعودالرحمٰن منعقد ہوئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عمر حیات کے بیانات ہوئے۔

۲۶؍اگست کوٹ رادھاکشن رتی پنڈی کوٹ پنجیہ میں کانفرنسز منعقد ہوئیں جس میں خصوصی خطاب مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے کیا، جامع مسجد عبداللہ بن مسعود باگڑیاں اور جامع مسجد عمر میوں والی میں مولانا محمد اسماعیل شجاآ ع بادی بیانات ہوئے۔

۲۷؍اگست خطبہ جمعہ جامع مسجد کوثر اعوان ٹاؤن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، خطبہ جمعہ جامع مسجد انارکلی وبیان جامع مسجد بیت القرآن سبزہ زار مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، بعد مغرب ختم نبوت کورس جامع مسجد ویلنشیاء ٹاؤن لیکچر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جامع مسجد شہداء بدر رانا ٹاؤن مرغزار کالونی بیان مولانا محبوب الحسن طاہر خصوصی کاوش رابطہ کمیٹی سبزہ زار۔

۲۸؍اگست ختم نبوت کنونشن جامعہ اشرفیہ زیر صدارت مولانا فضل الرحیم اشرفی، مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا، مولانا زاہدالراشدی، مولانا یوسف خان، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد امجد خان، مولانا سیف الرحمٰن مہند اور رابطہ کمیٹی لاہور نے شرکت کی، بعد مغرب ادرۃ المعارف کاہنہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا، خصوصی شرکت پیر رضوان نفیس اور خصوصی کاوش مہتمم مدرسہ ہذا مولانا خلیل احمد۔ بعد عشاء قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی بیانات مولانا اللہ وسایا، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالرزاق مجاہد، خصوصی کاوش قاری مشتاق احمد رحیمی، میاں محمد معصوم انصاری ودیگر جماعتی رفقاء نے کی۔ دارالعلوم اسلامیہ غازی آباد جامع مسجد سلیمانی سانده میں ختم نبوت کانفرنسز ہوئیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا عبدالنعیم اور مولانا عبدالعزیز۔ بعد عشاء مرکز ختم نبوت میں کانفرنس کی تیاری کے حوالے سے جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ اجلاس ناظم عمومی ضلع لاہور مولانا مفتی عبدالحفیظ کی صدارت میں ہوا اجلاس میں رابطہ کمیٹی لاہور اور جمعیت علماء اسلام کے ضلعی رہنماؤں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مشاورت کی جامع ویلنشیاء ٹاؤن میں ختم نبوت کورس کی دوسری نشست ہوئی محمد متین خالد نے لیکچر دیا۔ اسی دن کالا باغ میانوالی میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا جس میں مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محبوب الحسن طاہر نے بیانات کئے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جماعت کے ذمہ داران نے بھرپور محنت کی۔ مولانا اللہ وسایا کے انجینئر حضرات میں بھی خصوصی بیان ہوا۔

۲۹؍اگست جامع مسجد عائشہ لکھوڈیر و ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر مولانا خالد محمود ودیگر کے بیانات ہوئے۔کوٹ عبدالمالک میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت پیر رضوان نفیس منعقد ہوئی مولانا اللہ وسایا اور مولانا عتیق الرحمٰن کا خصوصی خطاب ہوا۔جامع مسجد ویلنشیا ٹاؤن میں ختم نبوت کورس کے تیسرے دن کا سیشن ہوا۔لیکچر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا خصوصی کاوش مولانا عبدالغفار۔

۳۰؍اگست دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک اچھرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی مولانا اللہ وسایا، سید سلمان گیلانی اور حافظ نصیر احمد احرار ودیگر کے بیانات ہوئے۔جامع ابوبکر صدیق اچھوگل میں ختم نبوت کانفرنس پیر رضوان نفیس کی صدارت میں ہوئی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر مولانا علیم الدین شاکر مولانا خالد محمود ودیگر علماء کے بیانات ہوئے۔جامع مسجد کوثر لنڈا بازار اور جامع مسجد نمرہ مزنگ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۳۱؍اگست بعد عصر ختم نبوت واٹر فلٹریشن پلانٹ کی افتتاحی تقریب شیخ الحدیث مولانا محب النبی کی صدارت میں ہوئی خصوصی شرکت مولانا اللہ وسایا مولانا عبدالرحمٰن نے کی۔خصوصی کاوش سبزہ زار رابطہ کمیٹی نے کی۔بعد عشاء دارالعلوم مدنیہ رسول پارک سبزہ زار ختم نبوت کانفرنس مولانا محب النبی کی صدارت میں ہوئی مولانا اللہ وسایا مولانا عبدالجبار سلفی ودیگر علماء کے بیانات ہوئے کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے رابطہ کمیٹی سبزہ زار نے بھر پور محنت کی۔جامع مسجد حبیبیہ بیڈن روڈ اور جامع مسجد خضراء میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔جامع مسجد بسم اللہ اسماعیل پارک اور جامع مسجد حسن بن علی سنگھ پورہ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مولانا خالد محمود ودیگر کے بیانات ہوئے۔

یکم ستمبر بعد ظہر ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد رحمت اللہ المعروف تلوار والی خطاب مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد کفیل خان۔نعت و نظم مولانا محمد قاسم گجر۔خصوصی کاوش مولانا محمد میاں، مولانا محمود میاں اور مولانا احمد میاں نے کی۔مدرسہ نظام الاسلام الفیصل کالونی جوڑے پل میں ختم نبوت کانفرنس مولانا صوفی محمد اکرم کی صدارت میں ہوئی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کیا۔جامع مسجد مہر دین شالیمار کالونی ختم نبوت کانفرنس ہوئی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا خالد محمود کے بیانات ہوئے۔مدرسہ مظاہر العلوم بیدیاں روڈ میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔

۲؍ستمبر پریس کلب لاہور میں کانفرنس کے انتظامات کے حوالے سے پریس کانفرنس ہوئی۔پریس کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد امجد خان، مفتی شاہد عبید، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم

الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، حافظ محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود اور حافظ نصیر احمد احرار و دیگر نے شرکت کی۔ بعد عشاء کوٹ پنڈی داس میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت پیر رضوان نفیس منعقد ہوئی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مولانا خالد محمود و دیگر کے بیانات ہوئے۔

۳ر ستمبر جامع مسجد باغ والی شاہ عالم چوک میں خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جامع مسجد ناموس رسالت شاہ جمال میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے دیا۔ بعد جمعہ سبزہ زار میں ختم نبوت ریلی نکالی گئی جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مولانا محبوب الحسن طاہر و دیگر کئی علماء نے خطاب کیا ریلی کی کامیابی کے لئے سبزہ زار رابطہ کمیٹی نے بھرپور محنت کی۔ بعد مغرب جامع مسجد بلال مکھن پورہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر مولانا علیم الدین شاکر کے بیانات ہوئے خصوصی کاوش قاری محمد عارف نے کی۔

۴ر ستمبر بعد عصر جامعہ منظور الاسلامیہ صدر کینٹ اور بعد مغرب جامع مسجد نور گلستان کالونی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

۵ر ستمبر جامع مسجد عثمانیہ نادر آباد میں مولانا شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ بعد مغرب مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کی مرکز ختم نبوت پریس کانفرنس ہوئی جس میں لیاقت بلوچ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد امجد خان، مولانا فیض رسول اور رابطہ کمیٹی لاہور نے شرکت کی۔ نیز تاجروں میں مولانا علیم الدین شاکر نے مختلف مارکیٹوں میں دورے کئے اور بیانات کئے۔

کانفرنس کا آغاز

یوں اس تیاری کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ مینار پاکستان لاہور میں ایک عظیم الشان، تاریخ ساز اور فقید المثال کانفرنس ۷ ستمبر ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوئی۔ لاہور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں کا تسلسل تو ایک عرصہ سے جاری وساری تھا لیکن مینار پاکستان جیسے تاریخی اور وسیع وعریض میدان میں یہ پہلی کانفرنس تھی۔ لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا اور ساہیوال ڈویژنوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین اور لاہور کانفرنس کی رابطہ کمیٹیوں کے دوصد کے قریب پروگرامات شامل ہیں۔ جن میں مختلف علاقہ جات، مساجد و مدارس، تاجر برادری، وکلاء اور عصری تعلیمی اداروں میں اجتماعات منعقد کر کے عوام الناس کو اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ بھائی محمد ابراہیم کی سرپرستی میں تشہیری کمیٹی نے بھرپور کردار ادا کیا۔ حفیظ سنٹر کے گلبرگ کے صدر جناب فیاض بٹ نے تین ہزار سکوائرفٹ کے پینافلیکس کی تنصیب کرائی۔

کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں:

پہلی نشست: ۷ر ستمبر ۲۰۲۱ء بروز منگل بعد نماز عصر

افتتاحی دعا: مولانا پیر رضوان نفیس۔

تلاوت: قاری ظہور الحسن، قاری محمد خبیب۔

نعت: مولانا محمد قاسم گجر۔

بیان: مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ، مولانا محمد ساجد مبلغ لیہ، مولانا فضل الرحمن منگلہ مبلغ شیخوپورہ، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ، مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا عمر حیات مبلغ گوجرانوالہ، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب۔

دوسری نشست: بعد نماز مغرب

تلاوت: قاری معاویہ محمود مکی۔

نعت: قاری زکی اللہ کیفی، قاری آصف رشیدی، مولانا شاہد عمران عارفی، رانا عثمان قصوری، حافظ ضیاء الرحمن، سید سلمان گیلانی۔

سٹیج سیکرٹری: مولانا نصیر احمد احرار، حافظ محبوب الحسن طاہر، مولانا سید عبداللہ شاہ۔

نگرانی: حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی

بیان: مولانا علیم الدین شاکر، مولانا خالد محمود، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی عبدالحفیظ ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام لاہور، مولانا عبدالشکور حقانی لاہور، مولانا محمد صفی اللہ صوبائی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام، محترم جناب عبداللہ حمید گل، مولانا عزیز الرحمن رحیمی، شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم اشرفی، محترم خواجہ محمد مدثر تونسوی، مولانا مفتی اعجاز مصطفیٰ، مولانا زاہد الراشدی، میاں ملک محمد کلیم جنرل سیکرٹری تاجران لاہور، مولانا عتیق الرحمن عزیز، پیر طریقت مولانا ذوالفقار نقشبندی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری جمعیت اہل حدیث، محترم جناب لیاقت بلوچ، امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ، مولانا ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد امجد خان، مولانا عتیق الرحمن سیف، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا۔

اختتامی دعا: حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا راولپنڈی میں خطاب

ضبط وتحریر: حافظ خرم شہزاد، گوجرانوالہ

۶ر ستمبر ۲۰۲۱ء ختم نبوت کانفرنس، لیاقت باغ راولپنڈی

گرامی قدر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت ناصرالدین خاکوانی صاحب!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں جناب مولانا اللہ وسایا صاحب!

حضرات علماء کرام، راولپنڈی کی تاجر تنظیموں کے قائدین، جناب شرجیل میر صاحب، جناب غفور پراچہ صاحب، ملک ارشد اعوان صاحب! شمع رسالت کے پروانو، تاجدار ختم نبوت آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے قربانی دینے والو! کلمۂ حق کی سربلندی کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنے والو! میرے بزرگو، نوجوانو، دوستو اور بھائیو!

میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آج انہوں نے اس مقدس عنوان پر جو عظیم الشان کانفرنس منعقد کی ہے، مجھے بھی اس قابل سمجھا کہ میں ان کے اس اجتماع میں شریک ہوجاؤں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار بن جاؤں۔

میرے محترم دوستو! مجھے اعتراف ہے اس بات کا کہ عقیدہ ختم نبوت کے قلعے میں نقب لگانے والوں کو روکنے اور عقیدہ ختم نبوت کی سرحدات کی حفاظت کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن ہمیشہ ایک چوکیدار کا کردار ادا کرتے رہے ہیں، امت غافل بھی ہوجائے تب بھی یہ جاگتے رہتے ہیں۔ آج چھ ستمبر کے حوالے سے جب ہم ہندوستان کی سنہ ۱۹۶۵ء کی جارحیت کے مقابلے میں افواج پاکستان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی قربانیوں اور ضرب مومن نے ہندوستان کو دندان شکن جواب دیا تھا اور پاکستان کی جغرافیائی سرحدات کا تحفظ کیا تھا، آج اسی مناسبت سے میں ختم نبوت کے ان پروانوں کو بھی خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ پاکستان کی نظریاتی سرحدات کے لئے چوکیداری اور سپاہی کا کردار ادا کیا ہے۔

میرے محترم دوستو! برصغیر کا سب سے بڑا فتنہ قادیان کی سرزمین سے اٹھا تو اس کی سرکوبی کے لئے پنجاب کے علماء میدان میں نکلے اور اس طبقے کے سرخیل حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میدان میں آئے اور اس فتنے کو للکارا اور پوری قوم نے ان کی آواز پر لبیک کہا۔ پارلیمنٹ میں جب مسئلہ حل ہوا،

قادیانی ہو یا لاہوری، غیر مسلم قرار دیے گئے۔ یقیناً ان تمام اکابرین کی روح کو تسکین ہوئی ہوگی جنھوں نے اس عقیدے کے تحفظ کے لئے بہت قربانیاں دی تھیں اور آج کا یہ اجتماع بھی ان کی پاک ارواح کی تسکین کا سبب بنے گا، اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرما دیں۔

میرے محترم دوستو! مولانا اللہ وسایا صاحب نے پچھلے حکمرانوں اور مختلف ادوار کا تذکرہ کیا لیکن جس سنجیدگی کے ساتھ آج کے اس موجودہ حکمرانوں کے دور میں ہم پر امتحان آیا، شاید اس سے بڑا امتحان پہلے نہیں آیا تھا۔ جن کے ایجنڈے پر یہ بات موجود ہو کہ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کیا جائے، جن کے ایجنڈے پر یہ بات موجود ہو کہ قادیانیوں کی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی شق کو ختم کیا جائے یا انہیں غیر مؤثر بنایا جائے۔ ہم سیاسی کارکن ہیں اور ہم ان سیاسی غلام گردشوں میں ایک زمانے سے آوارہ گردی کرتے نظر آرہے ہیں، ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ ان غلام گردشوں کے کس کوچے میں کون کیا کر رہا ہے، ان کے مقاصد کیا ہیں۔

ہم اللہ کے شکر گزار ہیں اور میں علی الاعلان آپ کے سامنے اپنے رب العالمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کے ایجنڈے کا ناکام بنادیا ہے، اب وہ بڑی معصومیت کے ساتھ اپنا چہرہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارا تو ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ تمھیں جتنا میں جانتا ہوں شاید کوئی نہیں جانتا، تمھاری اندر کی خباثتوں اور ذہنی غلاظتوں کو جتنا میں سمجھتا ہوں شاید کوئی دوسرا مولوی اتنا نہیں سمجھتا۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ عالمی سطح پر تمھاری پشت پر کون ہے، مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کس لابی کی تم یہاں نمائندگی کر کے آئے، کس عالمی قوت کے دباؤ پر تمھیں دھاندلی کر کے اقتدار حوالے کیا گیا۔ ہمیں یہ سب معلوم تھا لیکن عالمی قوتوں کے مقابلے میں اِن فقیروں کی جماعت نے اپنے رب العالمین پر اعتماد کر کے عالمی آقاؤں کو بھی چیلنج کیا اور تمھارے عالمی آقاؤں کے ایجنڈے کو بھی پاکستان میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ برطانوی پارلیمنٹ نے بیالیس (۴۲) ارکانِ پارلیمنٹ کے دستخطوں سے جو ایک ضخیم کتاب رپورٹ کی صورت میں شائع کی، سنہ ۱۹۵۴ء سے یعنی سنہ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد سے سالانہ رپورٹ آج تک تفصیل کے ساتھ شائع کی۔ اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا کہ جمعیۃ علماء نے کیا کِیا؟ اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا گیا احرار اسلام نے کیا کِیا؟ اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا کیا؟ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ کون سی مذہبی جماعت نے کیا کیا؟ بلکہ اس میں کہا گیا کہ پاکستان کی ریاست نے قادیانیوں کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں اور جبر اور ظلم کیا ہے۔

پاکستان کو بحیثیت ریاست ذمہ دار قرار دینے کی رپورٹ آئی، ہم نے بار بار کہا کہ ریاست جواب

دے، میری ریاست اور اس کی نمائندہ حکومت کیوں خاموش ہے؟ یہ خاموشی ایک مجرمانہ خاموشی ہے۔

میرے محترم دوستو! جب ہم ایسی باتیں کرتے ہیں تو ایک طبقہ پاکستان میں موجود ہے جو فوراً ہماری طرف مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ ’’مذہبی کارڈ استعمال کرتے ہیں‘‘۔ مذہبی کارڈ کیا ہوتا ہے؟ مذہب ایک نصب العین ہے، دین اسلام ہمارا ایک نصب العین ہے۔ یہ کارڈ نہیں ہے بلکہ نظریہ اور عقیدہ ہے اور ہم اس کے غلبے کی جنگ لڑتے رہیں گے، کسی کا باپ بھی ہمیں اپنے اس نظریے سے دستبردار نہیں کرسکتا۔

تو میرے دوستو! ہم تو پاکستان میں ہمیشہ میدانِ عمل میں رہے ہیں، کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ لیکن عالمی قوتوں نے افغانستان پر یلغار کی اور وہاں کی حکومت اور امارت اسلامیہ کا خاتمہ کیا۔ بیس سال جنگ لڑی گئی اور اس کے بعد اب عالمی قوتیں شکست کھا کر چلی گئی، ہمیں کچھ سیاسی نتائج اخذ کرنے ہوں گے۔ برطانیہ نے افغانستان پر قبضہ کیا، وہاں شکست کھائی اور شکست کھانے کے بعد وہ ہندوستان پر اپنے قبضے کو برقرار نہیں رکھ سکا۔ مسئلہ صرف افغانستان کا نہیں جس طاقت کے غلبے کا غرور لے کر تم ایک کمزور قوم پر چڑھائی کرتے ہو، کمزور قوم صرف اپنی استقامت دکھاتی ہے اور اپنے رب پر توکل کرتی ہے۔ سوویت یونین آیا اور اس نے افغانستان پر قبضہ کیا لیکن شکست کھائی نتیجہ آپ نے دیکھا کہ سوویت یونین اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکا۔ آج ہم یہی پیغام امریکہ کو بھیجنا چاہتے ہیں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ افغانستان میں امریکہ شکست کھا جانے کے بعد اور شکست کھا کر بھاگ جانے کے بعد اب اس کو حق حاصل نہیں کہ وہ خود کو دنیا کی سپر پاور طاقت کہہ سکے، سپر پاور کا تمغہ اس کے سینے سے اتر چکا ہے۔

پاکستانیو، ڈرتے کیوں ہو! جب ہم آپ کے اسٹیج پر آتے ہیں، خاکوانی صاحب! تو تأثر یہ دیا جاتا ہے کہ ’’ختم نبوت ایک غیر سیاسی مسئلہ ہے، خالصتاً عقیدے کا مسئلہ ہے۔‘‘ اور پھر ساتھ ساتھ آپ کہتے ہیں کہ ’’پارلیمنٹ میں ہم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔‘‘ تو پھر سیاست سے جڑا ہوا مسئلہ ہے ناں؟ اور میں صرف پاکستان کی پارلیمنٹ کی مثال نہیں دوں گا، جناب رسول اللہ ﷺ نے ختم نبوت کا تذکرہ سیاست کے ذیل میں کیا ہے۔ فرمایا: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبی خلفه آخر ولا نبی بعدی وسیکون بعدی خلفاء فیکثرون ۔ بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے، سیاست کا معنی ملک کی ملی اور اجتماعی امور کا انتظام اور انصرام یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ ایک پیغمبر جاتے تھے دوسرا ان کی جگہ لیتا تھا اور اب میں آخری پیغمبر ہوں یعنی اب دنیا کے انتظام وانصرام اور اس کا سیاسی نظام اب میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے بعد نبی نہیں آئے گا البتہ میرے نائب اور خلیفہ آئیں گے اور بڑی تعداد میں آئیں گے۔

تو جناب رسول اللہ ﷺ بھی اپنی ختم نبوت کا ذکر سیاست کے ذیل میں فرمائیں۔ ہم بھی پاکستان میں اپنی فتح کے جھنڈے اٹھاتے ہیں، پارلیمنٹ کے حوالہ سے اٹھاتے ہیں، اور پھر جب الیکشن ہوتا ہے تو پنڈی والے ایک مولوی کو ووٹ دینے کو تیار نہیں! تو پھر ہمارا حق بنتا ہے کہ نہیں آپ کے اوپر؟ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، تمام تاجروں سے کہنا چاہتا ہوں کہ (اپنی) سیاسی قوت بناؤ۔ سیاسی قوت نہیں ہوگی تو ساری زندگی غلام ابن غلام ابن غلام بن کر رہو گے۔ آزادی وحریت یہ میری تاریخ ہے، آزادی وحریت کے لئے قربانیاں مجھے اپنے اکابرین سے ملی ہیں اگر میں اپنی آزادی اور حریت پر کمپرومائز کرتا ہوں تو مجھے اپنے اکابر کا نام لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ایک کمٹمنٹ ہونی چاہئے، ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا، جدوجہد ہمارے ذمہ ہے اور نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن استقامت کے نتیجے میں اللہ کامیابی ضرور عطاء کرتا ہے۔

میرے محترم دوستو! آج تو پاکستان میں پارلیمنٹ بھی ایسی پارلیمنٹ ہے کہ کسی سنجیدہ مجلس میں اس کا تذکرہ کرنے پر ہنسی آتی ہے۔ ڈمی قسم کی پارلیمنٹ اور ڈمی قسم کی حکومت اور قوم کے لئے ایک شرمندگی! اب (وزیراعظم) خود کہتا ہے کہ امریکہ کا صدر مجھے فون نہیں کرتا، خود کہتا ہے کہ مودی میرا فون نہیں اٹھاتا۔ یہ ہے خارجہ پالیسی! یہ ہے دنیا کی نظروں میں پاکستان کی اہمیت! اور آج جب افغانستان کی صورتحال بدلی تو ظاہر ہے کہ پاکستان اس خطے کا اہم ترین اسٹیک ہولڈر ہے لیکن سلامتی کونسل کا فوری اجلاس جو افغانستان کے حوالے سے بلایا گیا، پاکستان کے مندوب کو اس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی، یہ ہماری خارجہ پالیسی ہے۔ ہم نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن میں ایک قرارداد پیش کی اور قوم کو کیا کہا؟ قوم سے کہا گیا کہ ہمارے پاس ستاون (۵۷) ممالک کا ووٹ ہے اور ستاون ممبر ہمارے ساتھ ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس فورم کے انسانی حقوق کمیشن کے کل اراکین ہی سنتالیس (۴۷) ہیں ستاون (۵۷) ہیں ہی نہیں۔ یہ ان کی صلاحیتیں ہیں اور ان صلاحیتوں کی بنیاد پر وہ قوم کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر پتہ چلا کہ سنتالیس (۴۷) ممالک میں اور اس فورم پر صرف سولہ (۱۶) ممبران کے دستخط چاہئیں، تب جا کر قرارداد پیش کی جاسکتی ہے، ہمیں قرارداد پیش کرنے کے لئے سولہ (۱۶) اراکین بھی نہ ملے۔ کہاں کھڑے ہیں ہم لوگ؟ ہم نے اپنے گردوپیش کو ناراض کیا ہے، ہمیں ایک مستحکم نظام چاہئے جو آپ کے عقیدے کا بھی تحفظ کرے اور پاکستان کے مفادات کا بھی تحفظ کرے۔ صرف نعروں سے کام نہیں چلتا، زبانی گفتگو کسی کام کی نہیں ہوتی جب کہ اس زبانی گفتگو کے پیچھے آپ کا عقیدہ نہ ہو اور آپ کا عہدوپیمان نہ ہو۔ ہم ملک کو کمزور کر رہے ہیں، پاکستان کی معیشت جو پچھلی حکومت نے سالانہ ترقی کا تخمینہ ساڑھے پانچ فی صد اور اگلے سال کے لئے ساڑھے چھ فیصد رکھا گیا تھا۔ حکومت تبدیل ہوئی اور ہمارا سالانہ ترقی کا تخمینہ زیرو سے نیچے

آ گیا۔ یہ دن بھی ہم نے دیکھے ہیں، معیشت کمزور ہو تو آپ دنیا میں تعلقات بنا سکیں گے؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا! غلام بن کر رہو گے۔ تو اس اعتبار سے ہمیں ہمہ جہت دیکھنا ہوگا، ہمیں ملک کی ترقی کا سوچنا ہوگا۔ ہم پورے ملک مین آئین کی بالادستی چاہتے ہیں، آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ ان شاء اللہ یہ ہماری ذمہ داری ہوگی، اللہ کے فضل وکرم سے یہ جنگ (ہم) لڑتے رہیں گے۔ ہر ملک اور قوم کی ایک شناخت ہوتی ہے، ہمارے پاکستان کی شناخت دین اسلام ہے، مذہبی کارڈ کا کیا معنیٰ؟

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس ہوتی ہے، جس کا مسودہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں اور وہ قرارداد نوابزادہ لیاقت علی خان پیش کرتے ہیں، وزیر اعظم پاکستان ہیں۔ جس میں اللہ کی حاکمیت کا عہدو پیمان کیا جاتا ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی کی بات ہوتی ہے، قوم کے نمائندے اللہ کی نیابت کا مقام اس میں دیا گیا ہے، لیکن مستقل آئین ہمیں ملا سنہ ۱۹۷۳ء میں، سنہ ۱۹۷۳ء میں اسلامی نظریاتی کونسل بنی اور اس لئے بنی تاکہ ان کی سفارشات پر قانون سازی کی جائے، جہاں قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون ہے اس کو تبدیل کیا جائے، سنہ ۱۹۷۳ء سے لے کر آج تک وہاں پر کوئی دوسری قانون سازی نہیں ہوئی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق! اسمبلی ان لوگوں سے بھر دی جاتی ہے کہ جن کو قرآن وسنت سے دلچسپی ہی نہیں ہوتی۔ تو کیسے نظام آئے گا؟ کیسے (نظام کی) تبدیلی آئے گی؟ اور پھر آپ ملک کو مضبوط بنائیں گے، اقتصادی طور پر مضبوط ہوں گے، تو ساری دنیا آپ سے دوستی کرنے کے لئے آئے گی اور آپ قلاش ہوں گے تو ساری دنیا تمھیں فتح کرنے کیلئے آئے گی، یہ فرق ہے۔

ہندوستان میں یہی بی جے پی کی حکومت تھی، آپ کی معیشت مضبوط تھی تو واجپائی ان کا وزیر اعظم بس میں سفر کر کے آپ کے ہاں لاہور اترا اور آپ سے کہا تھا کہ ہم تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ آلو، ٹماٹر اور پیاز کی تجارت کرنا چاہتے ہیں، لیکن آج وہی بی جے پی ہے اور اس کا وزیر اعظم مودی ہے۔ آپ بتائیں کہ پاکستان کے ساتھ اس کا رویہ کیا ہے؟ کشمیر کا کیا حشر نشر کیا؟ آج میں آپ کے اس اجتماع کی وساطت سے مجاہدین کشمیر، حریت کانفرنس کے قائدین اور بالخصوص جناب سید علی گیلانیؒ کی وفات پر ان کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے محترم دوستو! ان شاء اللہ اسی عہد کے ساتھ ہم نے آگے بڑھنا ہے اور حوصلہ نہیں ہارنا، ہمت نہیں ہارنی اور انقلاب کے لئے تیار رہو، آگے بڑھنا ہے اور ان شاء اللہ اس پاکستان پر اسلام کا علم لہرانا ہے۔ یہ آپ کا اور ہمارا عہد ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خطابات

ضبط تحریر: حافظ خرم شہزاد

۶ ستمبر راولپنڈی لیاقت باغ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

آج میں اور آپ ۲۰۲۱ء میں کھڑے ہیں، میں ۱۹۷۴ء کی بات کررہا ہوں آج سے سنتالیس سال پہلے۔ ۶ ستمبر (۱۹۷۴ء) کی شام کو راجہ بازار تعلیم القرآن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ صدارت ایک جلسۂ عام تھا جس طرح آج آپ دوست لاکھوں کی تعداد میں یہاں پر جمع ہیں وہاں بھی اسی طرح خلق خدا جمع تھی، تب نوابزادہ نصر اللہؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا عبید اللہ انورؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا تاج محمودؒ اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔

حضرات گرامی ادھر بیانات ہورہے تھے ادھر پاکستان گورنمنٹ ہاؤس میں ملک عزیز کے اس وقت کے حکمران اور وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ صدارت اجلاس تھا جس میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، جناب پروفیسر غفور احمدؒ اور گورنمنٹ کی طرف سے جناب بھٹو صاحب، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وفاقی وزیر قانون، جناب مولانا کوثر نیازی اور اس وقت وفاقی لاء سیکرٹری تھے جناب افضل چیمہ! چار آدمی گورنمنٹ کی طرف سے اور تین آدمی ہماری طرف سے، تب وہاں پر مذاکرات ہوئے، اُن مذاکرات کے نتیجہ میں طے یہ پایا کہ آج بیٹھ کر ایک نئی قرارداد مرتب کرتے ہیں۔ کل وہ قرارداد گورنمنٹ کی طرف سے پیش ہو نہ اپوزیشن کی طرف سے، بلکہ نیشنل اسمبلی کے پورے ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر وفاقی وزیر قانون پیش کریں، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ حزب اختلاف کی طرف سے اس کی تائید کردیں۔ اگلے دن اجلاس ہوا یعنی سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو تو اس اجلاس میں، اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں جناب بھٹو صاحب پر انھوں نے اس زمانہ میں پورے ملک کے ڈی سی صاحبان کو کہہ کر بطور خاص پورے ملک سے نیشنل اسمبلی کے ممبران کی حاضری کو یقینی بنایا۔

میرے بھائیو! آپ حضرات یہاں پر تشریف فرما ہیں، ہمارے قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی آمد پر آپ حضرات کے چہرے بھی خوشی سے تمتما اٹھے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اُن حالات اور واقعات میں جس وقت ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہوا تاریخ گواہ ہے کہ پوری اسمبلی میں ایک

سیٹ بھی خالی نہیں تھی، ایک ممبر بھی غیر حاضر نہیں تھا۔قائد ایوان بھی موجود تھے قائد حزب اختلاف بھی! اجلاس شروع ہوا جناب صاحبزادہ فاروق علی خان وہ اس وقت نیشنل اسمبلی کے سپیکر تھے، انھوں نے (اجلاس کی) صدارت کی، قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ ہوا، سپیکر صاحب نے رولنگ دی کہ پہلے تمام قرار دادیں واپس۔ نئی قرارداد پیش کرنے کے لئے وفاقی وزیر قانون اٹھے اور انھوں نے قرارداد پیش کی، پہلی دوسری تیسری خواندگی مکمل ہوئی، حضرت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ سے رخواست کی گئی کہ آپ اس (قرارداد کی) تائید کردیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ ایک رات یعنی آج (۶ر ستمبر) کی رات وہ کام پہلے کرا چکے تھے، انھوں نے تقریر کیا کرنا تھی، کھڑے ہوئے اور ایک منٹ میں تائید کے دو جملے کہے اور فارغ ہوگئے۔اس کے بعد استصوابِ رائے کے لئے سپیکر نے اسمبلی کے ممبران سے کہا کہ آپ میں سے جو دوست اس اسمبلی کی قرارداد کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔

میرے بھائیو! چشم فلک سے میرے رب کریم کی رحمت کے فرشتوں نے جھوم جھوم کر، جھانک جھانک کر اس منظر کو دیکھا کہ جب کہا گیا کہ اس قرارداد کی تائید میں جو ممبران ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں تو پوری اسمبلی کے ممبران کی گردنیں مارے احترام کے جھک گئیں اور تائید کے لئے ہاتھ اُٹھ گئے۔میرے بھائیو! میں گزارش کرتا ہوں وہ دن جائے آج کا دن آئے، تقریباً سنتالیس سال اور اگر آپ کسر کو حذف کردیں تو نصف صدی بیت گئی۔آپ حضرات جانتے ہیں ضیاء صاحب کے بعد جونیجو صاحب آئے، جونیجو صاحب کے بعد پھر ضیاء صاحب آئے، ضیاء کے بعد محترمہ (بینظیر بھٹو) محترمہ کے بعد جناب میاں (محمد نواز شریف) صاحب، میاں صاحب کے بعد پھر محترمہ، پھر میاں صاحب! جناب پرویز مشرف بھی آئے، معین قریشی بھی آئے۔ جناب چوہدری شجاعت علی بھی آئے۔تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، پرویز مشرف کے بعد جناب زرداری بھی تشریف لائے پھر اس کے بعد میاں صاحب بھی آئے، خاقان عباسی بھی آئے، آج کل بھی ایک صاحب ہیں اور میں وضوء کے ساتھ ہوں اس لئے نام لینا پسند نہیں کرتا۔میں آپ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پوری نصف صدی میں پاکستان کی جتنی قیادت کی میں نے بات کی، اِن کے عہد اقتدار میں مشرق سے لے کر مغرب تک روئے زمین پر ایسا کوئی کافر ملک نہیں تھا جس کے سربراہ کے پاؤں میں قادیانیوں نے اپنی ناک اور پیشانی نہ رگڑی ہو، اُن کے تلووں کو نہ چاٹا ہو، اُن کے بوٹوں کی زبان سے پالش نہ کی ہو، قادیانیوں نے پورے پچاس سال اِن تمام کافر حکمرانوں سے یہ کہا کہ کسی نہ کسی طرح اِس ختم نبوت کی ترمیم کو ختم کردیا جائے یا اس میں تبدیلی کرکے اسے غیر مؤثر کردیا جائے۔ایسے طور پر تبدیلی ہو کہ صرف الفاظ باقی رہ جائیں اور اس کی روح نکال دی جائے۔

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں آپ سب دوستوں کو کریڈٹ جاتا ہے اور سب سے زیادہ مبارک باد کے مستحق ہیں ہمارے قائد محترم (حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ) کہ اپنے والد گرامی کے بعد اُس دور سے لے کر آج تک برابر میدان میں اپنے رفقاء گرامی قدر کے ساتھ، اس میں بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور سنی کی کوئی تمیز نہیں۔ پوری دینی قوتوں کو ساتھ لے کر انھوں نے ختم نبوت کے عنوان پر ایسے طور پر پہرہ دیا کہ پچاس سال نصف صدی پورے روئے زمین کے کفر کی پوری توانائیوں اور کوششوں کے باوجود قانون کو ختم کرنا تو درکنار اِن حضرات کی جدوجہد کے صدقے میں آج اللہ کا فضل ہے کہ اُس قانون کے زیر اور زبر میں بھی ترمیم نہیں کر سکے۔

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں کہ اس موقع پر یورپی یونین نے قرارداد پیش کی، ہماری موجودہ گورنمنٹ نے تحفظ ناموس رسالت کے تمام ترملزموں کو یکے بعد دیگرے بہانے بنا کر اُن کو رہا کرنا شروع کیا، ہمیں ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں اُن کے کہنے پر اگر انھوں نے تحفظ ناموس رسالت کے مجرموں کو چھوڑا اُن کے کہنے پر، انہوں نے وقف املاک بورڈ کا جو بل منظور کیا۔ انگریز کے زمانے میں مسلم لیگ، کانگرس اور جمعیۃ علمائے ہند نے انگریز گورنمنٹ سے یہ منوایا تھا کہ مسلمانوں کے یہ پرسنل لاء ہیں، قرآن اور سنت کی روشنی میں غیر مسلوں کو کوئی مداخت کا حق نہیں۔ انگریز کے زمانے میں جو ہمیں رعایت حاصل تھی اس موجودہ گورنمنٹ نے قرآن اور سنت کو پس پشت کر کے اُس بل کی روح نکال دی اور خالصتاً قرآن اور سنت کے خلاف قانون منظور کیا گیا۔

میرے بھائیو! میں گزارش کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں گھریلو تشدد سے متعلق ایک بل آیا، آسان لفظوں میں اُس میں دیگر شقوں کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ کی اور میری کوئی جوان بیٹی (معاذ اللہ) اگر اپنے کسی آشنا کو لے کر گھر آ جائے تو باپ کو حق حاصل نہیں کہ وہ پوچھے کہ تو نے یہ کیا کیا؟۔ اگر وہ کہے گا تو بہتر (۷۲) گھنٹے کے لئے بغیر پوچھے جیل کے اندر چلا جائے گا۔ ہمیں ڈر پیدا ہوا کہ کہیں گورنمنٹ نے ان تحفظ ناموسِ رسالت کے ملزموں کو رہا کیا، گورنمنٹ نے یہ وقف املاک کا بل منظور کیا، دینی مدارس کا راستہ بند کرنے کی ان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی اور ہمارے ملک کے دینی تشخص کو مجروح کرتے ہوئے میرے بھائیو! اس گورنمنٹ نے پاکستان کے تشخص کو ذبح کرنے کے لئے ہمارے مسلم فیملی سسٹم کو تباہ و برباد کرنے کے لئے جو قانون بنائے ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسے نہ کریں کہ باہر کی دنیا کہے کہ تمہیں امداد تب ملے گی کہ جب پاکستان سے تم ختم نبوت کے قانون کو ختم کرو گے، تو ہمیں ڈر پیدا ہوا کہ کہیں حکمران اس کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔ سب سے پہلے اس درخواست اور فریاد کو لے کر اپنے قائد محترم (حضرت مولانا فضل الرحمٰن

مدظلہ) کی خدمت میں ہم لوگ حاضر ہوئے، تمام تر دینی جماعتوں اور مسالک سے باہمی مشاورت کے بعد آج آپ حضرات کا یہ اجلاس (۶ رستمبر ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی) رکھا تھا۔ مجھے خوشی ہے اس امر کی کہ راولپنڈی کی ہماری تمام تر تاجر برادری نے دل وجان سے اس کام کو رحمت عالم ﷺ کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے اس کام کو اپنا اور دین کا کام سمجھ کر انھوں نے آگے بڑھ کر اس کام کو اپنا کام سمجھا۔ آج آپ دوست لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں، میں اپنی پوری دینی قیادت کی موجودگی میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں گورنمنٹ سے کہ تمہیں غلط فہمی ہے، وہ (غلط فہمی) دل دماغ سے نکال دینی چاہئے۔ اگر کوئی ماں کا لعل یہ سمجھتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قانون کو ختم کر دیں گے تو میں اُن سے کہتا ہوں کہ اِن قوانین کو ختم کرنے والے ختم ہو جائیں گے یہ قانون کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جو کل ہونا ہے آج ہو جائے، جو آج ہونا ہے ابھی ہو جائے۔ میرے بھائیو! گھوڑا ابھی موجود میدان بھی موجود اور شاہسوار بھی موجود! ہم اُن سے کہتے ہیں کہ دیر کس چیز کی اگر تمہیں اپنی طاقت پہ ناز ہے تو ہمیں محمد عربی ﷺ کی غلامی پہ ناز ہے۔ یہاں سے جاؤ تو پیغام لے کر جاؤ کہ جب تک جان میں جان باقی ہے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ (ان شاءاللہ)

۷ رستمبر مینار پاکستان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

گرامی قدر، برادرانِ اسلام! ...... آج کی مجلس میں ابھی دیگر حضرات مہمانانِ گرامی کے بیانات اور خطابات آپ حضرات سنیں گے۔ یہ بیان کا وقت نہیں، میں آج کی مجلس میں قادیانی جماعت سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ کہ ملعون قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا، وہ دن جائے آج کا دن آئے ایک سو اکیس (۱۲۱) سال اس کو بیت گئے۔ آؤ! آج کی مجلس میں آپ اور ہم حساب کرتے ہیں کہ تم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پر پہنچے ہو۔ ہم بھی حساب دینے کے لئے تیار ہیں کہ ہم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پر پہنچے ہیں۔

اگر آج کی مجلس میں قادیانی کرم فرما مجھ مسکین کی اس گفتگو پر توجہ کریں تو میں اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ جس وقت ملعون قادیان نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' ۱۹۰۱ء سے بھی پہلے، جس وقت وہ کتاب لکھی تھی، تب حضرات علمائے لدھیانہ نے ملعونِ قادیاں کے دو بہ دو اس کے سامنے کھڑے ہو کر علی الاعلان انہوں نے کہا تھا کہ ملعون قادیانی نے جو کچھ اپنی کتابوں کے اندر لکھا ہے یا جو آگے چل کر اس کے عزائم معلوم ہوتے ہیں، اُس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی نظریے کا حامل نہیں بلکہ ایک کافر ہے۔

میرے بھائیو! یہ فتویٰ حضرات علمائے لدھیانہ نے دیا تھا اور وہ بڑی مشکل کے ساتھ تین علمائے

کرام تھے میری مراد (۱) مولانا محمد لدھیانویؒ، (۲) مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ اور (۳) مولانا عبداللہ لدھیانویؒ! تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے، آگے چل کر ایک وقت آیا کہ کیماڑی سے لے کر کراچی تک، کراچی سے لے کر برما تک اور برما سے لے کر قندھار تک اس پورے خطے کی دینی قیادت کے چھ سو (۶۰۰) حضرات علمائے کرام نے جن میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ، یہ سب حضرات موجود تھے۔ میں قادیانیوں سے کہتا ہوں کہ ایک دو نہیں اس خطے کے چھ سو حضرات علمائے کرام نے ملعونِ قادیاں کی کتابوں کو پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ دیا تھا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔

مجھے خوشی ہوگی کہ آپ حضرات فرش پہ بولیں گے آپ کی حاضری عرش پہ لگے گی۔ آج کی مجلس میں یہ درودیوار اِن کوچہ وبازار کو، اس پورے ماحول اور درختوں کے ایک ایک پتے کو، اِن عمارتوں کے ایک ایک ذرہ کو اپنے ایمان پر گواہ بناؤ کہ اس وقت کی ہماری دینی قیادت نے کیا کہا؟ کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون ہیں؟ (کافر) اِن حضرات علمائے کرام نے ملعون قادیان کو کیوں کافر کہا؟ (کیونکہ) اس ملعون قادیان نے اپنی کتابوں میں لکھا، تمہارے اسی لاہور کا محمد حسین قریشی نامی قادیانی ملعون تھا، اسی ریلوے روڈ پر رہتا تھا اُس نے ایک کتاب لکھی ہے، میں قادیانیوں سے کہتا ہوں:

غیروں سے کہا غیروں سے سنا
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

قادیانی جماعت کو چیلنج کرنے کی میری عادت نہیں، لیکن یہ کہے بغیر بھی گزارا نہیں کہ میں حوالے عرض کرتا ہوں۔ کوئی ماں کا لعل میرے حوالے کو چیلنج کرے، یہ قادیانی مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں، ملعونِ قادیاں قبر سے اُٹھ کر آئے، اپنی ماں کے پیٹ سے دوبارہ برآمد بھی ہو تب بھی ان شاء اللہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رضاکاروں کے حوالے کو چیلنج نہیں کر سکیں گے۔ میں دیانت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ (قریشی نامی قادیانی) آپ کے اسی لاہور کا تھا، اس ملعون نے لکھا کہ ''ابوبکرؓ اور عمرؓ کیا تھے؟ وہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہیں تھے۔'' ملعون قادیاں مرزا نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' کے ضمیمہ کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے (معاذ اللہ) کہ ''حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔'' اس ملعون قادیاں نے صرف یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نبی ہوں بلکہ اُس بدبخت نے یہ کہا کہ ''میں محمد رسول اللہ ہوں''۔ ایک قادیان کا ملعون جس کی نہ عقل نہ شکل، جس کی نہ صورت نہ سیرت، جس کے پاس نہ علم نہ عمل، نہ حیاء نہ شرم، انگریز کا ٹاؤٹ اور دلال وہ یہ کہے کہ ''میں محمد رسول اللہ ہوں''۔ میں آپ حضرات

کی ایمانی غیرت سے پوچھتا ہوں کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ (نہیں)

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں اس ملعون قادیان کی نصرت جہاں بیگم کے ساتھ شادی ہوئی، رات گزاری سویرے کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ ''رات اللہ نے مجھے مبارک دیکر کہا ہے کہ مرزا قادیانی اذکر نعمتی رأیت خدیجتی کہ تجھے مبارک ہو کہ تیرے گھر میں نصرت جہاں نہیں خدیجۃ الکبریٰ آئی ہے۔'' اس ملعونِ قادیاں نے یہ دعویٰ کیا کہ معاذ اللہ ''محمد عربی ﷺ نے دنیا میں دو دفعہ آنا تھا، ایک دفعہ حضرت عبداللہ کے گھر مکہ مکرمہ میں آئے، دوسری دفعہ وہی محمد رسول اللہ قادیان میں غلام احمد کی شکل کے اندر آئے ہیں۔'' آج ملعون قادیاں کو قادیانی قیادت مل کر محمد عربی ﷺ کی مسند پہ بٹھانا چاہتی ہے۔ میرے دینی بھائیو! میں آپ کی غیرت سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ (نہیں)

میرے بھائیو! اس ملعونِ قادیاں کے سامنے اس کا ایک شاعر اکمل تھا، اس نے کھڑے ہوکر کہا تھا معاذ اللہ

محمد پھر اتر آئیں ہیں ہم میں آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل! غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مسلمانو! اس ملعون قادیان کو آج قادیانی جماعت محمد عربی ﷺ کی مسند پہ بٹھا کر غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ثابت کرنا چاہتی ہے۔ آپ کی دینی غیرت سے میرا سوال ہے محمد عربی ﷺ کے نام پہ کاسۂ گدائی پھیلا کر حضور کی عزت کی بھیک مانگتے ہوئے تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی مسلمان اس کو قبول کرسکتا ہے؟ (نہیں) میرے بھائیو! اس ملعون قادیاں نے جہاں اور بہت ساری باتیں لکھیں، اُن باتوں میں ایک یہ بھی لکھا کہ معاذ اللہ! (ہے کوئی قادیانی ماں کا لعل جو حوالے سے انکار کرے؟) اس نے اپنے ایک مرید جس کا نام تھا یار محمد) کے سامنے کہا کہ ''یار محمد! آج رات میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے۔'' میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ جن کا یہ عقیدہ ہو وہ مسلمان ہیں کہ کافر ہیں؟ (کافر)

میرے بھائیو! اس ملعون قادیان کی ان عبارتوں کو سامنے رکھ کر چھ سو علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ ملعون قادیان نے اپنا سفر شروع کیا ''براہین احمدیہ'' سے اور ہمارا سفر شروع ہوا چھ سو علمائے کرام کی قیادت میں اِس فتوے کے ساتھ! قادیانیت بھی چلی ہم بھی چلے۔ لاہور کی یہ بادشاہی مسجد کے مینار گواہ ہیں کہ اگست ۱۹۰۰ء اُس میں ملعون قادیان نے مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو مناظرے کے لئے پکارا، حضرت پیر صاحبؒ آ گئے، ملعون قادیاں کو پتا چلا کہ حضرت مولانا پیر

مہر علی شاہ صاحبؒ لاہور بادشاہی مسجد پہنچ گئے ہیں، اسے جان کے لالے پڑ گئے، سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی، اس نے مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو کہا کہ ''آپ کے ساتھ پٹھان ہیں مجھے اُن سے ڈر لگتا ہے۔'' اس بدنصیب کو کوئی سمجھائے کہ نبی دنیا میں ڈرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ نبی دنیا کو ڈرانے کے لئے آتا ہے۔ نبی بشیر بھی ہوتا ہے اور نبی نذیر بھی ہوتا ہے، لیکن اس قادیان کے دجال کی بزدلی کا اندازہ لگائیں! حضرت مولانا پیر مہر شاہ صاحب گولڑویؒ نے جواب کے اندر کہا کہ ملعونِ قادیان کو کہو میرے سامنے آجائے، اُس کے ساتھ جو آدمی ہیں اُن کے حفظ امن کا وہ ذمہ دار، میرے ساتھ جو ساتھی ہیں اِن کے حفظ امن کا میں ذمہ دار! تین دن تک مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ (تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے) اسی مسجد کے اندر قیام فرمارہے لیکن ملعون قادیان نے دوسرا خط لکھا کہ حضرت پیر صاحب! ایک مجلس میں بیٹھ جائیں، آپ بھی مہربانی کریں، کاغذ قلم لیں میں بھی کاغذ قلم لیتا ہوں قرآن مجید کی تفسیر لکھتے ہیں۔ آپ کی تفسیر اچھی تو آپ سچے، میری تفسیر اچھی تو میں سچا۔ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے کہا کہ ملعونِ قادیان کو کہو کہ اچھی تفسیر لکھنے سے آدمی اچھا مفسر بن سکتا ہے نبی نہیں بن سکتا۔ اگر تمہیں تفسیر لکھنے کا شوق ہے تو پھر ایسے نہیں، تم بھی آؤ! میں بھی آتا ہوں، ایک مجلس کے اندر بیٹھتے ہیں۔ ایک کاغذ پہ تم بھی اپنا قلم رکھ دو میں بھی کاغذ پہ اپنا قلم رکھ دیتا ہوں، تو اپنی نبوت کا اقرار کر کے قلم کو کہے کہ چل، میں محمد عربی ﷺ کی غلامی کا دم بھر کے اپنے قلم کو کہوں گا چل! بغیر ہاتھ لگانے کے، تیرا قلم چلے تو تُو سچا بغیر ہاتھ لگانے کے، اگر قلم میرا چلے تو میرا نبی سچا! ملعون قادیان نے کیا آنا تھا۔

میرے بھائیو! حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے تیسرا چیلنج دیا کہ اس ملعونِ قادیان کو کہو اگر یوں نہیں تو آسان فیصلے کا راستہ اور بھی ہے، وہ بھی آئے میں تو آیا بیٹھا ہوں، وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے شاہی مسجد کے مینار پہ چڑھتے ہیں، وہ اپنی نبوت کا اقرار کر کے چھلانگ لگائے، میں محمد عربی ﷺ کی غلامی کا دم بھر کے چھلانگ لگاؤں گا، زمین پر پہنچتے ہی جو مر جائے وہ جھوٹا جو بچ جائے وہ سچا۔ لیکن میرے بھائیو! ملعون قادیاں کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے کہاں ہیں قادیانی؟ میں ان سے کہتا ہوں تم نے بھی ایک سفر شروع کیا، ہم نے بھی ایک سفر شروع کیا۔ تم لوگ بہاولپور کی عدالت میں گئے، عدالت میں دس سال تک قادیانیت کے متعلق کیس چلتا رہا۔ اس کیس کے نتیجے میں دس سال کی سماعت کے بعد بہاولپور کی عدالت نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟ (کافر)

میرے بھائیو! میں بڑی تیزی کے ساتھ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ گھنٹوں کی گفتگو کو میں منٹوں

میں، منٹوں کی گفتگو کو مَیں سیکنڈوں میں سمیٹ رہا ہوں۔ میرے بھائیو! تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے، الٰہ آباد اور مدراس کی عدالت میں قادیانیت اور اسلام کے متعلق ایک دوسرے کے مقابلے میں کیس دائر ہوئے، تمام عدالتوں نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟ (کافر)

میرے بھائیو! ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی، اس تحریک کو دبانے کے لئے آپ حضرات کے اسی لاہور کے اندر جنرل اعظم نے گولیاں چلائیں فوج کی وردی میں فوجی گاڑیوں پر بیٹھ کر، قادیانیوں نے مسلمانوں کو خاک اور خون کے اندر تڑپایا لیکن امت مسلمہ تمھیں مبارک ہو! ایک وقت آیا ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اسی نسبت روڈ پر اور انہیں بازاروں اور چوراہوں میں، اسی چیئرنگ کراس پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک لاکھ آدمی کا جلوس نکلا، نماز کا وقت تھا اذان کہی گئی حضرت مصلے پر آئے تکبیر کہی گئی پورے جلوس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، اس کا معنی یہ ہے کہ پورے جلوس میں ایک آدمی بھی بغیر وضوء کے نہیں تھا۔ آپ کے اکابر نے اس طرح رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت اس کام کو دین اور عبادت سمجھ کر کیا ہے۔

میرے بھائیو! تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے، پھر ایک وقت آیا کہ ۱۹۷۴ء میں گیارہ دن مرزا ناصر پر دو دن لاہوری گروپ کے صدرالدین پر قومی اسمبلی کے اندر بحث ہوئی، اٹارنی جنرل نے بحث کو سمیٹا، اسمبلی کے ممبران نے تقریریں کیں، کل چھیانوے (۹۶) گھنٹے قادیانیت کے مسئلے پر قومی اسمبلی میں بحث ہوئی۔ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس سرکاری دستاویز کا ایک ایک حرف ذمہ داری کے ساتھ ہم نے چھاپ کر مشرق سے لے کر مغرب تک، پوری دنیا میں اس کو پھیلا دیا ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہاں ہیں قادیانی کرم فرما؟ کہاں ہے وہ ظفر اللہ قادیانی؟ کہاں ہے وہ ملعونِ قادیانی؟ کہاں ہے وہ مرزا محمود؟ جو یہ کہتے تھے کہ پاکستان میں ہمارا اقتدار آئے گا، اقتدار تو درکنار آج امت میدان میں موجود ہے قادیانیت نظر نہیں آتی۔

آپ حضرات یقین کریں، میرے بھائیو! میں اختصار کر رہا ہوں، آج کی تاریخ یعنی ۷ ستمبر کو ۱۹۷۴ء میں فیصلہ ہوا تھا، پوری نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ وہ ۱۹۷۴ء تھا اور آج ہم ۲۰۲۱ء میں بیٹھے ہیں، سنتالیس سال ہو گئے۔ معاف رکھنا اگر کسر کو حذف کر دیں تو نصف صدی بیت گئی، وہ فیصلہ ہوا تھا جناب بھٹو صاحب کے زمانے میں، بھٹو صاحب کے بعد ضیاء صاحب آئے، ضیاء کے بعد جونیجو، جونیجو کے بعد پھر ضیاء، ضیاء کے بعد محترمہ، محترمہ کے بعد میاں صاحب، میاں صاحب کے بعد پھر محترمہ، محترمہ کے بعد پھر میاں صاحب، اُس کے بعد معین قریشی بھی آیا، جمالی بھی آیا، جناب چوہدری

شجاعت صاحب بھی تشریف لائے، یہ ہمارے وزرائے اعظم آتے رہے، پھر پرویز مشرف آیا، پرویز مشرف کے بعد جنابِ زرداری صاحب آئے، زرداری کے بعد پھر نواز شریف آئے،نواز شریف کے بعد خاقان عباسی آئے۔آج کل بھی ایک صاحب آئے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل سے میں وضوء کے ساتھ ہوں اُس کا نام نہیں لیتا۔

میرے بھائیو!اس پورے پچاس سال کی تاریخ میں دنیا کا کوئی ایسا کافر ملک نہیں،مشرق سے لے کر مغرب تک روئے زمین کا کوئی ایسا کافر ملک نہیں جس کے سربراہ کے سامنے قادیانیوں نے سجدہ نہ کیا ہو،اپنا ناک نہ رگڑا ہو،اپنی پیشانی زخمی نہ کرائی ہو،اُس کے تلووں کو نہ چاٹا ہو،اُن کے بوٹوں پر زبان نہ پھیری ہو،قادیانیوں نے تمام تر ذلت ورسوائی کو برداشت کیا!ہمارے جتنے حکمراں آئے اِن پر باہر کے کافروں سے یہ دباؤ ڈلواتے رہے کہ کسی طرح ختم نبوت کے اس قانون کوختم کردیا جائے۔اسلامیانِ لاہور!آپ حضرات کوکریڈٹ جاتا ہے اس بات کا اس خطے سے جتنے آپ دوست یہاں پرآئے ہیں،قصور سے لے کر ٹوبہ ٹیک سنگھ تک،خوشاب سے لے کر گنڈاسنگھ تک، جتنے اس خطے کے آپ دوست وہ جہلم سے لے کر بہاولنگر تک آپ دوست جو اس اجلاس کے اندر آئے ہیں،میں آپ حضرات کوقدم قدم پہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ میرے رب کی رحمتیں آپ کے ساتھ ہوں،یہ یقین فرمائیں کہ پوری دنیا کے کفر نے مل کر پچاس سال زور لگایا، قادیانیوں کی حمایت میں،کہ کسی طرح اس قانون کوختم کردیا جائے۔آپ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ قانون ختم کرنا تو درکنار اُس کے زیراور زبر میں بھی پورا کفر مل کرکوئی ترمیم نہیں کرسکا۔

آج آپ دوستوں کواس لئے جمع کیا کہ ہم حکمرانوں سے یہ درخواست کریں،ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا موجودہ حکمران ٹرمپ کو ملنے کے لئے گیا،واشنگٹن میں جلسہ عام منعقد کیا گیا اُس کے تمام تر اخراجات قادیانی جماعت نے کئے تھے۔کوئی مائی کا لعل اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا،اس نے ٹرمپ کے سامنے کہا کہ آسیہ مسیح،محمد عربی ﷺ کی گستاخ کو میں نے رہا کیا ہے اور کوئی حکمران ایسے نہ کرتا۔یہ کل کی بات ہے کہ گوجرہ کے شفقت اور اس کی اہلیہ شگفتہ جنہوں نے خود اقبالِ جرم کیا کہ ہم نے محمد عربی ﷺ کی اہانت پر مبنی میسج جاری کئے تھے،اقبالِ جرم کے باوجود اُن ملزمان کو رہا کیا گیا،ایک شہباز علی رضوی نامی اور ایک ہے کوئی سلیم نامی اِن لوگوں سے فیصلہ دلوایا گیا اور وہ فیصلہ قانون کا فیصلہ نہیں،خالصتاً دباؤ اور پالیسی کے نتیجے میں اُن ملزمان کو رہا کیا گیا۔

میرے بھائیو!اِن حالات اور واقعات میں آج کی مجلس (ختم نبوت کانفرنس ۷؍ستمبر۲۰۲۱ء مینار پاکستان) میں ہم نے آپ دوستوں کو اس لئے جمع کیا کہ خاص طور پر دوست اور دشمن پر یہ بات واضح

کردیں، زمین والے بھی سنیں آسمان والے بھی سنیں، آپ دوست جائیں تو یہ پیغام لے کر جائیں کہ رب محمد ﷺ کی قسم جب تک جان میں جان باقی ہے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی رعونت کی بنیاد پر اس قانون کو ختم کردیں گے میں اُن سے کہتا ہوں کہ میدان بھی موجود ہے گھوڑا بھی موجود ہے شاہسوار بھی موجود ہے، جو کل ہونا ہے وہ آج ہو جائے جو آج ہونا ہے وہ ابھی ہو جائے۔ میرے بھائیو! میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں میرے ساتھ مل کر کہو تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد! تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد!

اور اگر کوئی ماں کا لعل کا نا کبجا، کوئی بدسُرا بدشکلہ بدنصیب یہ سمجھتا ہے کہ میں قادیانیوں کی حمایت میں یہ قانون ختم کردوں گا، میں ان سے کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ قادیانیت بھی ڈوبے گی اور اسے بچانے والے بھی ڈوبیں گے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ جو اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی بھی اس بات کو نہ بھولیں کہ ان شاء اللہ اس قانون کو ختم کرنے والے ختم ہو جائیں گے مگر یہ قانون کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ

میرے بھائیو! ہم انتظامیہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اتنی بڑی کانفرنس کرنے کی اجازت دی، اور اس پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اُن کا دباؤ ہے ہمارے رفقاء پر کہ جلسے کو جلدی سمیٹا جائے۔ آج سے دو مہینے پہلے میں خود گیا تھا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں، کل ہمارا جلسہ لیاقت باغ میں تھا، آج میرے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے کہ وہ لیاقت باغ کا اجتماع بڑا تھا یا آپ حضرات کا اجتماع بڑا ہے؟ بلا مبالغہ آپ دوستوں کی طرح کل وہاں انسانوں کا سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا، وہاں پر آخری بیان حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا ہوا، انہوں نے میرے سامنے اپنے ایک عذر کا ذکر فرمایا۔ میرے لئے اصرار کرنا ممکن نہیں تھا، حضرت مولانا تشریف نہیں لا سکے، آپ کا شکر گزار ہوں رات گئے تک بیٹھے رہے۔ اب تم نعرہ لگاؤ، میں تم سے اجازت لوں: تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد! تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد!

حضور ﷺ پر غائبانہ ایمان لانے کی فضیلت

ایک مرتبہ آپ ﷺ فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے میں اپنے بھائیوں کو دیکھو تو صحابہ کرام ؓ فرمانے لگے ہم آپ کے بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ کو دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ ایک صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مبارک ہو اس کو جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سات دفعہ مبارک ہو اس پر جس نے مجھ نہ دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

میں بھی حاضر تھا وہاں!

مولانا عتیق الرحمٰن

تقریباً آج سے ۶ ماہ قبل راولپنڈی کے سفر کے دوران ایک پروگرام میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے جنرل سیکرٹری مولانا قاضی ہارون الرشید صاحب نے تجویز پیش کی کہ ہمیں ملک کے طول وعرض میں اس سال بڑی ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کرنا چاہئے۔ تمام دینی قیادت سے مشاورت کے بعد ۶ ستمبر ۲۰۲۱ء کو راولپنڈی کے لیاقت باغ اور ۷ ستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں اور پھر ملتان، سرگودھا میں بھی کانفرنسوں کا اعلان کیا گیا۔ راقم سطور کو راولپنڈی اور مینار پاکستان لاہور کی کانفرنسز میں شرکت کا موقع میسر آیا۔

ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی

۶ ستمبر قبل از عصر ہی قافلے لیاقت باغ میں جوق در جوق آنا شروع ہوگئے۔ اطلاعات کے مطابق مانسہرہ اور ایبٹ آباد سے آنے والی بسوں کو راستوں میں روکا گیا کہ ٹرانسپورٹ بوجہ لاک ڈاؤن بند ہے۔ آپ آگے نہیں جاسکتے جس کے نتیجے میں شرکاء نے چھوٹی گاڑیوں کا انتظام کر کے وہاں پہنچ کر عشق مصطفی ﷺ کا ثبوت دیا۔

نماز مغرب پڑھ کر لیاقت باغ پہنچے تو پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا اور ابھی تک قافلے آرہے تھے۔ پنڈال میں پہنچتے پہنچتے عشا کی نماز ہوچکی تھی۔ سٹیج کے قریب موجود مسجد میں نماز کی ادائیگی کے بعد سٹیج پر پہنچے تو سٹیج بزرگان دین، علماء کرام، سیاسی قیادت اور تاجر تنظیموں کے رہنماؤں سے بھر چکا تھا۔ پنڈال کی طرف نظر دوڑائی تو تاحد نگاہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔ سامنے میٹرو اسٹیشن پر بھی لوگ کھڑے ہوکر خطابات سن رہے تھے۔ سڑکوں پر چہار سو پنڈال کے سامعین سے زیادہ خلق خدا انبوہ در انبوہ موجود تھی۔ تاجر تنظیموں کے رہنماؤں نے اپنے اپنے بیانات میں کہا کہ ہم ختم نبوت کے قانون کو ختم یا تبدیل ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ تمام تر تجار نے عوام کے جذبات کی نمائندگی کی۔

اسی طرح دینی، سیاسی جماعتوں کے قائدین نے بھی عوام الناس سے تجدید عہد کرایا کہ اگر گزشتہ تحریک ہائے ختم نبوت کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیں آواز دی تو ہم میدان عمل میں آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی

نے تمام تاجروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں آپ سے حضور ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر جھولی پھیلا کر آپ سے وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ آپ پورے راولپنڈی میں شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں جس پر تاجر رہنماؤں نے وعدہ کیا کہ ہم ان شاء اللہ پورے راولپنڈی شہر سے شیزان کی مصنوعات کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حافظ ناصرالدین خاکوانی بھی اسٹیج پر تشریف لائے، عوام الناس نے کھڑے ہو کر نعروں کی گونج میں ان کا والہانہ استقبال کیا اور پھر حضرت کا پر مغز خطاب سماعت فرمایا۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب تشریف لائے تو عوام الناس کا جوش و خروش قابل دید تھا خوشی اور جذبات کا سمندر کا مدو جزر تھا۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر مختصر روشنی ڈالی اور حکمرانوں کو پیغام دیا کہ اس تحریک کو نصف صدی ہونے کو ہے آج تک کوئی حکمران بھی اس قانون کو ختم نہیں کر سکے بلکہ خود ختم ہو گئے۔ لہٰذا موجودہ حکومت بھی ہوش کے ناخن لے اور عوامی جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے یورپی یونین کی قراردادوں اور دباؤ کو خاطر میں نہ لائے اور پھر آخر میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب ہوا جو کانفرنس کا حاصل تھا۔ اختتامی دعا امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

۷ ستمبر بروز منگل بعد نماز عصر جب وہاں مینار پاکستان پنڈال میں پہنچے تو سٹیج پر افتتاحی دعا پیر رضوان نفیس کرا رہے تھے۔ اس دعا میں شرکت کا موقع ملا، دعا کے وقت سے ہی پنڈال کا آدھا حصہ تقریباً بھر چکا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ قافلے بعد از ظہر سے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ دعا کے بعد خطابات کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی رابطہ کمیٹی کے رہنماؤں کے بیانات ہوئے اور ساتھ ہی مجلس کے مبلغین حضرات کے بھی۔ مغرب کی نماز کے بعد مہمانان گرامی کے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب، خواجہ محمد مدثر تونسوی، مولانا امجد خان، مولانا زاہد الراشدی اور تقریباً لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا کی تمام تر دینی قیادت موجود تھی۔

اس کانفرنس میں بھی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجود تھا اور اسٹیج کے تینوں اطراف تا حد نگاہ سر ہی سر نظر آتے تھے۔ پنڈال کی صحیح صورت حال ڈرون کیمروں نے دکھائی کہ عوام کا ایک جم غفیر حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر مر مٹنے اور چوکیداری کے لئے جس طرح آج سے قبل ہمہ وقت تیار تھا۔

اب بھی وہی صورت حال ہے۔ اس کانفرنس میں چوٹی کے بزرگان دین پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت مفتی محمد حسن صاحب بھی تشریف فرما تھے۔

اس کانفرنس کا اختتام مولانا اللہ وسایا کے خطاب پر ہوا جس میں حضرت نے قادیانیت کے دجل وفریب اور ملکی سالمیت کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کیا اور عوام کے دل و دماغ میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے اور ۱۹۷۴ء کی تحریک میں حصہ لینے والے اکابرین کے تذکروں کو ازبر کرادیا۔ پوراوہ ماحول آنکھوں کے سامنے کردیا۔ اس کانفرنس کا اختتام حضرت مفتی محمد حسن صاحب کی دعا پر ہوا۔

الغرض ان دو کانفرنسوں میں ہر ایک دوسری سے بڑھ کر تھی اور تاریخی اعتبار سے بڑی تھیں۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ پاکستان بننے سے پہلے اگر یہاں کوئی ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا ہو تو علم نہیں لیکن پاکستان کے بننے کے بعد لیاقت باغ میں اتنا بڑا اجتماع نہیں ہوا اور اسی طرح مینار پاکستان پر بھی اتنا بڑا ختم نبوت کا اجتماع نہیں ہوا۔ سیاسی اجتماعات ہوئے لیکن پنڈال میں کرسیوں کے ہونے کی وجہ سے پنڈال بھرے بھرے لگتے تھے۔ یہ پہلا اجتماع بغیر کرسیوں کے ہوا اور سیاسی اجتماعات سے کئی گنا بڑھ کر ہوا کہ تینوں اطراف میں انسانوں کے سروں کا سمندر کا آخری کنارہ نظر نہ آتا تھا۔ یہی حال راولپنڈی لیاقت باغ کی کانفرنس کا تھا دونوں کانفرنسیں حاضری، پرامن، بامقصد گفتگو کے اعتبار سے مثالی کانفرنسیں تھیں جنہیں عرصہ تک یادرکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کاز کے ساتھ جڑا رہنے اور عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منڈی بہاؤالدین میں قادیانی خاتون کا قبول اسلام

قادیانی خاتون فضیلت بی بی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے سرپرست اور مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالماجد شہیدی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ مولانا عبدالماجد شہیدی نے سابق قادیانی خاتون کو مرزا قادیانی کے جھوٹ اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت کے بارے میں تفصیلی طور پر آگاہ کیا اور اس کے شکوک وشبہات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ جس کے نتیجے میں اس نے مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کیا۔ اس سے قبل اس کا بیٹا کینیڈا میں مقیم مقصود باجوہ وہ بھی اسلام قبول کرچکا ہے۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے رہنماؤں قاری عبدالواحد، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا خالد معاویہ، مولانا محمد مسعود خوشابی، مولانا فراز احمد، قاری عمر فاروق، حاجی اطہر ودیگر نے خاتون اور اس کے بیٹے کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور ان نومسلموں کے لئے استقامت کی دعا بھی کی۔ (محمد مسعود حجازی)

آہ! عزیزی محمد احمد کا سانحہ ارتحال

مولانا اللہ وسایا

۷ستمبر ۲۰۲۱ء مینار پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے لئے لاہور کی جماعت نے فقیر کے لاہور، قصور، سرگودھا، کاہنہ نو میں پروگرام رکھے تھے۔ اس ضمن میں یکم ستمبر بعد از ظہر انارکلی جامع مسجد تکوار والی میں پروگرام سے فراغت کے بعد لاہور دفتر آرام کیا۔ عصر کے بعد اور مغرب سے قبل اگلے پروگرام کے لئے نہر کے کنارے روڈ پر مغل پورہ کے قریب عزیزی حافظ محمد حذیفہ کا فون موصول ہوا کہ بھائی محمد احمد وفات پاگئے۔ فقیر نے دوتین بار الفاظ بدل بدل کر پوچھا مگر اس کا ایک ہی جواب تھا کہ بھائی محمد احمد فوت ہو گئے ہیں۔ چنیوٹ ہسپتال میں ابھی انتقال ہوا۔ قاری محمد اصغر ساتھ ہیں۔ فقیر نے قاری صاحب کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ٹانگ پر زخم تھا وہ ہرا ہوا۔ اس سے بخار بھی ہوگیا۔ کل ایکسرا کرایا تھا آج نسخہ لکھوانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس دکھانے کو آئے وہ چیک کررہے تھے۔ اس دوران جسم زرد ہوا، پسینہ سے نہا گئے۔ آناً فاناً اس جہان کو چھوڑ کر اگلے جہان چل دیئے۔ فقیر راقم کو پہلے سے ان کے بخار، زخم، ایکسرے کرانے، ڈاکٹر کے پاس جانے کی کوئی اطلاع نہ تھی۔ مختصر وقت میں یہ سب کچھ ہوا۔ انہوں نے اطلاع دینے کی ضرورت نہ سمجھی۔ آخری روز سبق بھی پڑھائے۔ خود چارپائی سے اٹھ کر باہر سڑک پر جاکر سواری میں بیٹھے۔ وہاں گئے تو ایک جہان سے دوسرے جہان جا پہنچے۔ اتنی لمبی جست (ہارٹ اٹیک) لگائی کہ جس نے سنا ششدر رہ گیا۔

اپنی گاڑی واپس کی، دفتر لاہور آئے۔ اتنے میں چنیوٹ سے عزیزی محمد احمد کو چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی لائے۔ غسل اور کفن کا انتظام کیا۔ ساتھ ہی عشاء سے قبل جنازہ کا اعلان کردیا۔ بڑی تیزی سے یہ خبر ایسے پھیلی کہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں نئے مدرسہ کا گراؤنڈ بھر گیا۔ ہزاروں دوست آگئے۔ جنازہ ہوا اور عشاء کے بعد بہاول پور آبائی گاؤں جنازہ لے جانے کی تیاری ہونے لگی۔

فقیر نے لاہور دفتر میں مغرب کی نماز پڑھی۔ ہدایات یہ ملیں کہ فیصل آباد انٹرچینج پر جن بچوں نے میرے ساتھ جانا ہے ان کو وصول کرکے گھر کے لئے سفر ہو۔ رفقاء جنازہ لے کے آجائیں گے۔ چنانچہ ایسے ہوا۔ مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا طلحہ ہمدانی، صاحبزادہ حافظ مبشر محمود، مولانا عبدالرشید فیصل آباد ملے۔ فقیر نے اتر کر عشاء کی نماز پڑھی اور پھر بچوں کے ساتھ گھر کا سفر شروع ہوا۔ لاہور سے روانگی کے وقت حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، حضرت مولانا عطاء الرحمٰن اور قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے تعزیتی فون

موصول ہوئے۔اندازہ ہوا کہ سوشل میڈیا پر خبر چلنے کے بعد پورے ملک میں خبر پھیل چکی ہے اور پھر یاد نہیں کہ بہت سارے فون موصول ہوئے۔ فیصل آباد سے روانگی کے بعد حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مدظلہ کا فون آیا۔ان کے برادر نسبتی مولانا جلیل الرحمٰن انوری کا بھی فیصل آباد میں اسی وقت جنازہ تھا۔وہ خود تعزیتیں وصول کر رہے تھے۔ پورے سفر میں فون آتے رہے۔وفات کی اطلاع کے بعد کا سفر کتنا کٹھن ہوتا ہے۔رات ایک بجے کے لگ بھگ گھر پہنچے۔ پورے گھرانہ والے جاگ رہے تھے۔غم کی چادر تنی تھی۔ پورا ماحول سوگوار ایک دوسرے کی کیفیت دیکھی جاسکتی ہے،لیکن بتائی نہ جاسکتی تھی۔رات ۲ر بجے کے لگ بھگ ایمبولینس آئی جس میں حضرت مولانا سیف اللہ خالد جامعہ اسلامیہ امدادیہ، قاری عبیدالرحمٰن ضیاء، حافظ مجاہد اور محمد احمد مرحوم کے بیٹے،عزیر،اسید بھی تھے۔خبیب میرے ساتھ آ گیا تھا۔اس جنازہ کے ساتھ ایک کار بھی تھی جس میں حضرت مولانا غلام رسول دین پوری،مولانا الیاس الرحمٰن،مولانا قاری محمد اصغر،محمد احمد مرحوم کا بڑا بیٹا خزیمہ تھے۔رات گزری اور گزر گئی۔صبح نماز کے بعد ملک بھر سے دوستوں کی جنازہ میں شرکت کے لئے آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔نوشہرہ، چارسدہ،صوابی،راولپنڈی،فیصل آباد،خانیوال،ملتان،بستی سراجیہ، لاہور، وہاڑی، دنیا پور، ترنڈہ، کہروڑپکا، رحیم یارخان، خان پور، سکھر، بہاول پور، راجن پور، مبارک پور، نور پور، احمد پور شرقیہ، جام پور، ڈیرہ غازی خان، کس کس شہر سے کون کون حضرات آئے یاد نہیں۔علاقہ کے مقامی دوستوں نے بھی جس نے سنا چل دیا۔دس بجے جنازہ کا اعلان تھا۔پونے دس بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ وقت پر جنازہ ہوا۔اللہ رب العزت بہت ہی جزائے خیر دیں تمام رفقاء کو محبتوں کی بارش کردی۔امیر مرکزیہ قبلہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی صاحب،شیخ الحدیث مولانا کریم بخش،استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد یٰسین،حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن،حضرت مولانا محمد عابد مدنی،حضرت مولانا منیر احمد منور،مولانا پروفیسر محمد مکی،مولانا محمد عبداللہ ابوبکر،بیسیوں شیوخ حدیث،اساتذہ،علماء کرام،مشائخ عظام کی ایک دورافتادہ بستی میں اتنی کثرت سے تشریف آوری مرحوم محمد احمد کے سفر آخرت کے لئے نیک فال ہے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے احسان فرمایا جنازہ پڑھایا۔تدفین ہوئی۔منوں مٹی کے نیچے مرحوم کو رحمت حق کے سپرد کرکے ہاتھ جھاڑ کر واپس آگئے۔

تدفین کے وقت حضرت مولانا محمد عابد مدنی،حضرت مولانا صاحبزادہ پیر عبدالماجد صدیقی،مولانا محمد حسین ناصر،رانا محمد طفیل،مولانا الیاس الرحمٰن،قاری عبیدالرحمٰن اور دوسرے حضرات شریک عمل رہے۔

حضرت مولانا محمد عابد کا یہ مرحوم مرید اور خلیفہ مجاز بھی تھا۔چنانچہ آپ نے دعاء کرائی۔مولانا محمد امین،مولانا ابوبکر،مولانا عتیق الرحمٰن،جناب مولانا مہتاب اور مرحوم کے رفقاء،شاگرد و متعلقین تدفین کے بعد کی دعاء

کے بعد کافی دیر تک قبر پر تلاوت کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

گھر آئے جنازہ کے بعد مسلسل تین دن صبح وشام رات گئے تک ملک بھر سے دوست آئے۔ کراچی سے پشاور، کوئٹہ تک کے دوست آئے۔ فون پر تعزیتوں کا سلسلہ آج تک برابر جاری ہے۔ چوتھے روز شام کو فقیر ملتان دفتر آ گیا۔ اگلے روز ۶ ؍ ستمبر کو راولپنڈی کے لئے سفر کیا۔ ملتان دفتر میں بھی قافلہ در قافلہ ملک بھر سے دوست تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ میرے بیٹے کے انتقال پر دوستوں نے جس طرح اظہار ہمدردی، تعزیت، ایصال ثواب، دعائے مغفرت کا سلسلہ جاری رکھا یہ مرحوم کے سعادت مند ہونے کی دلیل ہے۔ مرحوم کی انتقال کے وقت انتالیس سال عمر تھی۔ چار بیٹے، ایک بیٹی، اہلیہ پسماندگان میں چھوڑے۔

مرحوم نے قرآن مجید ملتان دفتر میں حفظ کیا۔ حضرت مولانا قاری محمد ادریس کی بھی شاگردی اختیار کی۔ اولیٰ سے دورۂ حدیث شریف تک جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں تعلیم حاصل کی۔ فراغت کے بعد چند سال بہاول پور اسلامی مشن میں پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کا تقرر چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں کر دیا۔ مرحوم نے اولیٰ سے درجہ مشکوٰۃ تک تقریباً تمام اہم کتابوں کو پڑھایا۔ ہر کتاب کو تین تین سال پڑھایا۔ مشکوٰۃ شریف کو دس بارہ سال سے پڑھا رہے تھے۔ ابوداؤد شریف بھی تین سال پڑھائی۔ امسال مسلم شریف کا سال اوّل تھا کہ حق تعالیٰ نے اپنے ہاں بلالیا۔ طلباء سے رابطہ رکھنا، ان کے مسائل پر توجہ دینا، فقیر کے جتنے رفقاء اور احباء میں سب سے نیازمندی اور محبت سے پیش آنا اس کی وہ خوبی تھی جس پر مجھے بھی خوشی ہے۔ مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ اس کا میرا ہمیشہ تعلق باپ بیٹے کا رہا۔ اس کی نیازمندی اور میری اس کے لئے اصول وضوابط اور تربیت وترقی کی کوشش کا ہی تعلق رہا۔ اس حجاب میں اس کی میری دوستی نہ ہو سکی۔ اس پر اب دل پسیج جاتا ہے۔

مدرسہ میں ناظم تعلیمات بنے تو فقیر نے چھڑوا دیا کہ تمہاری تدریس میں ترقی نہ ہو سکے گی۔ بخاری شریف جلد ثانی ایک سال پڑھائی تو فقیر نے اگلے سال چھڑوادی کہ پہلے صحاح ستہ کی تمام کتابیں تین تین سال پڑھا لو پھر بخاری شریف کی جلد ثانی کی بات کرنا۔ توضیح پڑھاؤ، جامی پڑھاؤ، ہدایہ پڑھاؤ۔ غرض یوں کر کے فقیر آگے لے جانا چاہتا تھا اور وہ جلدی سے بخاری شریف جلد ثانی پڑھانے کی سعادت سے بہرہ ور ہونا چاہتا تھا۔ میرے پیش نظر اس کی علمی بنیاد کی مضبوطی اور پھر ترقی تھی۔ اس نے بھی اٹھارہ بیس سالہ تدریس میں خوب دوڑ لگائی۔ اتنی لگائی کہ بہت آگے نکل گیا۔ حتیٰ کہ میری دسترس سے بھی آگے نکل گیا۔ اس کے نفع کے لئے تو فقیر نے کسر نہیں چھوڑی۔ اس کی خوش نصیبی کہ والدہ کے ساتھ عمرہ کی بھی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ جمعہ بھی پڑھاتا تھا، تبلیغ سے ربط تھا۔ چند کتابچے بھی لکھے۔ کبھی کبھار مضمون بھی لکھتا۔ مدرسہ کی خدمت میں بھی

ہمت بھر کوشاں رہا۔کورس کے دوران ’’الخلیفۃ المھدی‘‘ بھی پڑھاتا رہا۔لیکن وہ بیٹا بنا رہا۔میرا دوست نہ بن سکا۔اس کی جھجک اور میری اٹک پٹک مانع رہی کہ یہ ماحول نہ بن سکا جس کے لئے اب دل میں کسک بلکہ بے پناہ احساس پاتا ہوں۔اس کی وفات سے چند دن قبل فقیر راقم حضرت مولانا یٰسین صابرؒ کی تعزیت کے لئے متکلم اسلام حضرت مولانا کریم بخش صاحب داعی الی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ کے سوال کرنے پر فقیر نے عرض کیا کہ میرے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔سب کی شادیاں کردی ہیں۔سب صاحب اولاد ہیں۔گھروں میں خوش ہیں۔میں فارغ ہوں۔چند دنوں کے بعد محمد احمد کے حادثہ وفات سے اس کی پانچ اولادوں کا ذمہ حق تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کرم فرمائیں کہ اس کی اولاد کی خدمت کے ذریعہ مرحوم کا حق دوستی ادا ہو جائے۔ان شاء اللہ! قدرت حق کی توفیق سے ایسے ہوگا۔اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا مشکل ہے۔یاران طریقت، وہ میرا بڑا بیٹا تھا۔اس کی جدائی پر بڑا ہی دکھ ہوا۔

رحمت عالمﷺ کی چھ اولادیں تھیں۔دو بیٹے چار بیٹیاں۔ان سے پانچ اولادوں کے آپﷺ نے کندھوں پر جنازے اٹھائے ہیں۔ان میں تین صاحبزادیاں تو جوان تھیں۔نوجوان اولاد کا کندھوں پر اٹھانا اسوۂ نبوی ہے۔حق تعالیٰ نے اس سنت پر عمل کرا دیا ہے تو اس کی رضاء وقضاء پر راضی رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں جو علیم بذات الصدور ہیں کہ اس کی رضاء وقضاء پر راضی ہوں اور اس کی توفیق بھی اسی ذات باری تعالیٰ نے بخشی ہے۔الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

سیدنا حسینؓ کے متعلق آتا ہے کہ کربلاء میں عزیزان و تعلق داران کے ۷۲لاشے بکھرے۔اعضاء کٹے پھٹے، گرد آلود خود زخمی سب خون کے سمندر میں نہائے ہوئے تو اپنی شہادت سے چند سانس قبل آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اٹھائی۔روئے اقدس اور نظر مبارک بھی آسمان کی طرف کی اور فرمایا:’’اللھم اشھد رضیت برضائک ورضیت بقضائک‘‘اس ماحول میں اپنے رب کی رضاء وقضاء پر راضی ہونے کی صدا لگانا۔یہ صرف نبوت کا خون ہی ایسے کرسکتا ہے۔پھر’’اللھم اشھد‘‘کا قول دلیل ہے کہ آپ کی زبان اور دل دونوں میں صرف اور صرف یہی تھا۔تو’’اللھم اشھد رضیت برضائک ورضیت بقضائک‘‘کا مقام سیدنا حسینؓ کے نام لیواؤں کو بھی نصیب ہو جائے تو اس سخی داتا اور کریم آقا کی رحمت سے کیا بعید ہے اور ہم اس کی رحمت سے مایوس نہیں اور بالکل نہیں۔اس پر بھی اسی ذات کو گواہ بناتے ہیں۔عزیزی حافظ انس، حذیفہ اپنے مرحوم بھائی کی اولاد کے لئے باپ والی محبتوں کا باعث ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دیں۔آمین۔ ثم آمین!

جس جس نے جس درجہ میں بھی اس غم کو ہلکا کرنے میں فقیر کی مدد کی سب کا بہت ہی شکریہ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر نصیب فرمائیں۔آمین!

تصویر وفا ...... غازی علم الدین شہیدؒ

جناب محمد متین خالد

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عظیم محاذ کا ایک جگر دار اور سربکف سپاہی، طالع مند، سریاں والا بازار، محلہ سرفروشاں، رنگ محل لاہور، دسمبر ۱۹۰۸ء، نہایت خوبرو، جسم سڈول، قد میانہ، رنگت سرخ وسپید، پیشانی کشادہ اور پر نور، آنکھیں عقابی، ناک ستواں، ہونٹ باریک، بال سیاہ اور چمکدار، گردن پروقار، مسکراتے رخسار، چہرہ گلنار، نین نقش تابدار، انتہائی خوددار، خوش گفتار، پیکر عجز و انکسار، بہادر وجری، سراپا وجاہت و صباحت کا مرقع، تعلیم واجبی، ذریعہ معاش نجاری، منگنی، کوہاٹ، ۱۹۲۹ء لاہور، آریہ سماج، شدھی، سنگھٹن، پنڈت چموپتی، ستیارتھ پرکاش، راج پال، گستاخانہ مواد پر مبنی کتاب، توہین رسالت کا ناقابل برداشت اور سنگین ارتکاب، ردعمل، اشتعال، غم وغصہ، جلسے جلوس، احتجاج، قاتلانہ حملہ، غازی خدا بخش اکو جہا، غازی عبدالعزیز، سوامی ستیانند، تاریخ ساز احتجاجی جلسہ، مزار شاہ غوث محمدؒ، احاطہ شاہ عبدالرحیم، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شعلہ نوائی، بھائی محمد دین، خواب، شیدا، قرعہ اندازی، فاتح، ۶/اپریل ۱۹۲۹ء، آتما کباڑیا، خنجر نما چھری، ہسپتال روڈ، مزار قطب الدین ایبک، راجپال پبلشرز، عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام، خس کم جہاں پاک، قادیانی ہرزہ سرائی، گرفتاری، مقدمہ، سیشن کورٹ، دلیرانہ اقبال اقدام، ۲۲/مئی ۱۹۲۹ء، سزائے موت، اپیل، ہائی کورٹ، قائداعظم محمد علی جناحؒ، ناقابل تردید دلائل، اپیل نامنظور، میانوالی، آخری ۲۷ دن، بیرک نمبر ۶، چکی نمبر ۱۰، حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ، استاد عشق لہر، نواب آف کالاباغ، ۲۹/اکتوبر ۱۹۲۹ء، وزن کا بڑھنا، یہ حوصلہ اگر ہے تو دیوانگی میں ہے، کشف وکرامات، آخری ملاقات، جذباتی کیفیات، تاریخی لمحات، پراثر نصیحتیں، مبارک وصیتیں، ۳۰/اکتوبر ۱۹۲۹ء، زیارت النبی ﷺ بحالت بیداری، شہادت، خاموش تدفین، ۱۵ نومبر ۱۹۲۹ء، میت کی واپسی، فقیدالمثال جنازہ، یونیورسٹی گراؤنڈ چوبرجی، خلائق وملائکہ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن ﷺ کے نام پر، مولانا محمد شمس الدینؒ، حضرت پیر جماعت علی شاہؒ، علامہ محمد اقبالؒ کی تڑپ، اسیں گلاں ای کر دے رہ گئے، تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا، یادگار تدفین، قبرستان میانی، جنت مکانی، امت مسلمہ کا ہیرو، عزیمت وعظمت کا امین، جذبہ معاذ ومعوذؓ کا ترجمان، مستقبل کا تاریخ ساز عنوان، ہر گستاخ رسول کے نشیمن کے لئے برق بے اماں، امت مسلمہ کے لئے سرمایہ افتخار، عاشقان رسول کے لئے وجہ قرار، صدق ووفا کا شاہکار، استقامت کا کہسار، تنہا بھی لشکر جرار، نعرہ حیدر کرارؓ، رحمت پروردگار، مردان حق کا تبسم، دین قیم کی آبرو کا محافظ، دار ورسن سے بے خوف، دینی غیرت وحمیت کا خوبصورت استعارہ، لا یؤمن احد کم حتی اکون، شہید محبت، بل احیاء ولکن لاتشعرون، اگر یہ تمام محاسن اور خوبیاں تصور کے پردہ سکرین پر شخصی روپ میں ابھر آئیں تو غازی علم الدین شہیدؒ کے پیکر میں ڈھل جاتی ہیں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را!

قادیانی لابی کی سرکاری تعلیمی اداروں میں مداخلت اور عوامی خدشات

جناب ساجد غنی اعوان

خصوصی توجہ اور انسداد کے لئے اس یادداشت کی کاپیاں درج ذیل ارباب اختیار کو ارسال کی جارہی ہیں:

۱......وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان ۲......وفاقی وزیرداخلہ

۳......وفاقی وزیر تعلیم ۴......وفاقی سیکرٹری تعلیم

۵......وزیراعلیٰ خیبر پختون خواہ ۶......وزیر تعلیم خیبر پختون خواہ

۷......سیکرٹری تعلیم خیبر پختون خواہ ۸......ڈائریکٹر قومی ادارہ نصاب اسلام آباد

۹......ڈائریکٹر صوبائی ادارہ نصاب ایبٹ آباد ۱۰......چیئرمین خیبر پختون خواہ ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قومی ادارہ نصاب اسلام آباد برائے فزکس جماعت نہم ودہم (National Curraculim for Physics IX-X) میں تجویز کردہ ایک عنوان An introduction to significant figures کے تحت خیبر پختون خواہ ٹیکسٹ بک بورڈ نے فزکس جماعت نہم کی کتاب (برائے سال ۲۰۲۱ء/۲۰۲۲ء) میں ایک متعصب، جنونی قادیانی اور ملک وملت کے غدار ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا تعارف ایک ’’قومی ہیرو‘‘ کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس سے ملک بھر میں عموماً اور صوبہ خیبر پختون خواہ میں بالخصوص متعلقہ قومی اداروں کی ایسی مجرمانہ غفلت اور مسلمہ تاریخی حقائق سے لاعلمی پر غم وغصہ اور تشویش کی شدید لہر پیدا ہوئی ہے۔ اس عرضداشت کے پیش نظر ارباب اختیار، عوامی نبض پر ہاتھ رکھ کر اور مذہبی حساسیت کا ادراک کرتے ہوئے ملکی امن وامان کے لئے درج ذیل چند معروضات کی روشنی میں اس قضیہ پر غور فرمادیں کہ اس کا سدباب ملکی یکجہتی اور بقاء کے لئے ازحد ضروری ہے:

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی پروفائل:

☆......ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو پنجاب کے ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام قادیانیوں کے اس وقت کے پیشوا مرزا بشیرالدین محمود کی ہدایت پر عبدالسلام رکھا گیا۔

☆......گورنمنٹ کالج جھنگ سے FSc کرنے کے بعد ۱۹۴۲ء میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے پاکستان کے پہلے وزیرخارجہ سرظفر اللہ قادیانی کی سفارش پر قومی خزانہ سے ۴۵ روپے ماہانہ کا وظیفہ جاری کیا گیا۔

☆......ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ۱۹۶۶ء سے مرتے دم (نومبر۱۹۹۶ء) تک قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد کی ہدایت پر قادیانی جماعت کے عہدیدار رہے۔قادیانیوں کے ہاں ’’فرزند احمدیت‘‘ کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

☆......۲۱رنومبر۱۹۹۶ء کو آکسفورڈ لندن میں لقمۂ اجل ہوئے۔قادیانی ہیڈکوارٹر چناب نگر کے قادیانی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی قبر کی تختی پر آئین پاکستان سے انحراف کرتے ہوئے ان کے لئے لفظ ’’مسلم سائنسدان‘‘ لکھا گیا۔۲۰۱۴ء میں ’’مسلم سائنسدان‘‘ کے الفاظ ان کی قبر سے ہٹادیئے گئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اورنوبل انعام کی حقیقت

☆......۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو فزکس کے شعبہ میں دو امریکن سائنسدانوں کے ہمراہ مشترکہ طور پر مسٹر نوبل کی وصیت کردہ (ایک سودی رقم سے) نوبل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔یہودی، قادیانی مفادات اس امر میں تہہ در تہہ پوشیدہ تھے جس کی طرف ارباب نظر اشارہ کر چکے تھے اور جس کے After Shocks مسلم اُمہ کے نظریاتی محاذ پر اب تک محسوس کئے جارہے ہیں۔چنانچہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اس نوبل انعام سے متعلق اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا: ’’وہ (نوبل انعام) بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے آخر آئن سٹائن کی صدسالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کررہا ہے۔یہودی چاہتے تھے کہ آئن سٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔‘‘ (ہفت روزہ چٹان لاہور، ۶فروری۱۹۸۶ء ج۲۷ شمارہ۴)

☆......جناب فیض احمد فیض کا انکشاف بھی قابل توجہ ہے: ’’نوبل پرائز بھی ایک بہت بڑا ریکٹ ہے۔یہ صرف کارکردگی کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاسی مصلحتوں یا سفارشوں اور رشوتوں کی بنیاد پر دیا جاتا ہے اور اس میں یہودی لابی کا بھی بہت دخل ہے۔‘‘ (روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور ۶؍مارچ۱۹۸۴ء)

☆......ڈاکٹر اسٹیون وائنبرگ (جو اس نوبل ایوارڈ میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ساتھ ایک تیسرے شریک تھے) نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز ملنے پر شدید احتجاج کیا تھا اور اپنے ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا تھا کہ ’’ڈاکٹر عبدالسلام نے کوئی اہم سائنسی پیش رفت نہیں کی کہ انہیں اس اہم انعام کا مستحق ٹھہرایا جائے بلکہ انہیں ایک خاص اور ان دیکھے منصوبے کے تحت ہمارے ساتھ نتھی کیا گیا ہے جو سخت بددیانتی کے زمرے میں آتا ہے۔‘‘

☆......۲۹؍دسمبر ۱۹۷۹ء ’’گارجین‘‘ (برطانوی روزنامہ) لکھتا ہے: اس سال کے وسط میں جب بین الاقوامی شہرت یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو سٹاک ہوم میں نوبل انعام کی ایک تہائی رقم سے نوازا گیا، تو عبدالسلام نے سویڈش اخبار نویس البرٹ لیلیٹ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا’’ میں سب سے پہلے مرزا غلام احمد (قادیانی) کا غلام ہوں‘ پھر مسلمان ہوں اور پھر پاکستانی۔‘‘ جو پاکستان کو تیسرے اور آخری درجے میں رکھے اور پاکستان کے آئین کو روندتے ہوئے خود کو مسلمان کہے اور سب سے پہلے خود کو مرزا غلام احمد قادیانی کا غلام کہے، ایسے شخص کو عوامی امنگوں اور مذہبی جذبات کے برعکس قومی ہیرو کے طور پیش کیونکر پیش کیا جاسکتا ہے؟

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی آئین پاکستان سے کھلم کھلا بغاوت

☆......۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ ۱۰؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے وزیراعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کیا اور احتجاجاً پاکستان چھوڑ کر لندن جا بسے۔ اس کی وجہ انہوں نے اپنے استعفیٰ میں اس طرح بیان کی: ’’آپ جانتے ہیں کہ میں اسلام کے احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں۔ حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں (قادیانیوں) کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے...... میں قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا لیکن اب جب کہ فیصلہ ہوچکا ہے اور اس پر عمل درآمد کا آغاز بھی ہوچکا ہے تو میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں حکومت سے قطع تعلق کرلوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے۔ اب میرا اس ملک سے تعلق واجبی سا ہوگا جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو۔‘‘ (بحوالہ ’’غدار پاکستان‘‘ از محمد متین خالد ص۱۶۰،۱۶۱)

☆......’’مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہورہی تھی کانفرنس میں شرکت کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ اسے وزیراعظم سیکرٹریٹ کو بھیج دیا (*I do not want to set foot on this accursed land until the Constitutional Amendment is withdrawn.*)

ترجمہ: میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔

مسٹر بھٹو نے جب یہ ریمارکس پڑھے تو غصے سے ان کا چہرہ سرخ ہوگیا انہوں نے اشتعال میں آکر اسی وقت اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکرٹری وقار احمد کو لکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو فی الفور برطرف کردیا جائے اور بلاتاخیر

نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے وقار احمد نے یہ دستاویز ریکارڈ میں فائل کرنے کے بجائے اپنی ذاتی تحویل میں لے لی تاکہ اس کے آثار مٹ جائیں۔ وقار احمد بھی قادیانی تھے۔ یہ کس طرح ممکن تھا کہ اتنی اہم دستاویز فائلوں میں محفوظ رہتی۔‘‘ (بحوالہ ہفت روزہ ’’چٹان‘‘ لاہور، شمارہ ۲۲، جون ۱۹۸۶ء)

☆......نوبل انعام کی آڑ میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اس قدر جری اور بیباک ہو گئے تھے کہ آئین پاکستان کی سرعام دھجیاں اڑانے لگے: ’’۱۸؍دسمبر ۱۹۷۹ء کو پاکستان قومی اسمبلی ہال میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو نوبل انعام کی خوشی میں ڈاکٹریٹ کی سند عطا کی۔ اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے کہا: ’’میں پہلا مسلمان سائنس دان ہوں جسے یہ انعام ملا ہے۔‘‘

(تحفۂ قادیانیت از مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جلد ۱، ص ۶۱۳)

☆......قادیانی آرگن روزنامہ الفضل ربوہ نے یہ ڈھول یوں پیٹا: ’’عالم اسلام کے قابل فخر سپوت اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ: ہماری جماعت اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے، اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۳ نومبر ۱۹۷۹ء)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے سرکاری تقریبات اور سرکاری دستاویز میں آئین پاکستان کو روندتے ہوئے خود کو ایک مسلمان سائنس دان اور ایک قومی ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ قادیانیت کے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کے لئے اس نوبل انعام کو قادیانی لابی نے بطور ٹول (*Tool*) استعمال کیا اور یہی اس ایوارڈ کے پوشیدہ مقاصد (*Hidden Objectives*) تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی پاکستان مخالف سرگرمیاں

☆......۱۹۷۲ء میں جب پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی گئی اس وقت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا بطور مشیر سائنسی امور اس میں کلیدی کردار تھا لیکن بعد میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اس سے یہ کہہ کر علیحدہ ہو گئے کہ جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے دنیا کے امن کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے حوالے سے یہ ایک کھلا راز ہے کہ وہ ہمیشہ سے پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف رہے۔

☆......ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا ہمیشہ اسلام اور پاکستان دشمن شخصیات سے گہرا یارانہ رہا بلکہ رازدارانہ تعلقات رہے۔ امپریل کالج لندن سے پی ایچ ڈی یافتہ یہودی ڈاکٹر یوول نیمان، ڈاکٹر عبدالسلام کے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ جن کی دعوت پر ڈاکٹر عبدالسلام اکثر اسرائیل کے دورے پر

جاتے رہے...... معتبر ذرائع کے مطابق بھارت نے اپنے ایٹمی دھماکے اسی یہودی سائنس دان یوول نیمان ہی کے مشورے سے کئے تھے جو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا دوست تھا۔

☆...... پاکستان کے ایٹمی راز امریکی سی آئی اے کے پاس پہنچانے میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ملوث رہے۔ زاہد ملک لکھتے ہیں: ''یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا:

اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا: نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا تأثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا کہا کہ آپ ہمارے دعوے کو نہیں جھٹلا سکتے ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا۔ دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے۔ میں بھی اٹھ بیٹھا۔ ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے جا رہا ہے اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے؟ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہوئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔

ہم اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردے کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک سٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا: یہ ہے آپ کا اسلامی بم۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی کا انکار کرتے ہو؟ میں نے کہا میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں۔ میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے

اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہے۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے یہ کہہ کر وہ کمرے کے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ جب ہم کوریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیرارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے، جس میں بقول سی آئی اے کے اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اچھا تو یہ بات ہے۔'' (ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اسلامی بم، از زاہد ملک ص۲۱،۲۲،۲۳)

☆...... قائداعظم کے اے ڈی سی عطاء ربانی لکھتے ہیں: ''مولوی فضل الحق (جنہیں شیر بنگال کہا جاتا تھا) نے ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد یا تو آئین ساز اسمبلی کا اجلاس تھا یا مسلم لیگ کا...... قائداعظم جب باہر نکلے تو فضل الحق تقریباً ۸۰،۹۰ گز کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ فضل الحق صاحب نے جیسے ہی قائداعظم کو نکلتے دیکھا وہیں سے جھک جھک کر انہیں فرشی سلام کرنا شروع کر دیا لیکن قائداعظم نے انہیں درخور اعتناء نہ سمجھا اور ان کے سلام کا جواب دینا بھی گوارا نہ کیا۔''

بانی پاکستان تو پاکستان کے لئے اتنے غیور واقع ہوئے کہ مولوی فضل الحق سے بے رخی اختیار کی اور ناراضی کا اظہار کیا لیکن آج قادیانی لابی کی شہ پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جن کے پاکستان مخالفت کے قصے زبان زدعام ہیں کو ہمارے سرکاری ادارے قومی ہیرو کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ یہ سرکاری اداروں کے کردار پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے Curriculum Bureau / Education Ministry مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں درج ذیل اعتراضات کو کیسے Define کریں گے؟

☆...... نصابی بک یا سکولنگ میں کسی بھی ایسے Controversial Issue کو شامل نصاب کرنے کی کس حد تک اجازت ہے؟

☆...... ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے حوالہ سے خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ کی طبع شدہ فزکس جماعت نہم کی کتاب میں اور پھر اسی بنیاد پر جماعت نہم کے پرچہ 2021ء میں جو سوال شامل کیا گیا ہے اس کا فزکس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا سوال مطالعہ پاکستان یا تاریخ سے متعلق ہوتا ہے۔ ایسے سوال کو فزکس کے پیپر میں شامل کرنا بھی کئی سوالوں کو جنم دیتا ہے۔

☆...... پاکستان قومی اسمبلی کے ایک متفقہ فیصلہ (قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دینا) کو تن تنہا زیروزبر کرنے کا مطالبہ کرنے والا مذکورہ فزسسٹ کیونکر ملکی وقار اور آئین پاکستان کا خیرخواہ ہوسکتا ہے؟

☆......ایک فرسٹ کو قطعی طور پر یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ امریکہ اور یورپ کو پاکستان کی امداد پر قدغن لگانے اور آئین پاکستان کے خلاف غیر ممالک سے مشروط امداد (قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے قانون کو ختم کرنے) کی بات کرے۔ جو شخص ملکی سالمیت اور پالیسی کے خلاف آمادہ جنگ رہے اسے ایک ہیرو کے طور پر پیش کیا جانا ایک مجرمانہ غفلت اور ملکی وقار کے منافی ہے۔

☆......ایک باغی اور غدار کو ایک ہیرو کی طرح کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے؟

غیور اسلامیان پاکستان کی نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ سے اک گہری قلبی اور جذباتی وابستگی ہے۔ سوسالہ تحریک کے بعد قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ آج ہمارے سرکاری تعلیمی ادارے غیر مرئی طور پر قادیانیوں کو یوں Promote کر کے آئین پاکستان سے انحراف کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کیا جا رہا ہے۔ ایسے عوامل اس سوسالہ جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے مترادف سمجھے جائیں گے۔ پاکستانی قوم قادیانی سازشوں اور عزائم سے پوری طرح باخبر ہے اور اس کے سدباب کے لئے ہمہ تن بیدار بھی ہے۔ ملکی سلامتی اور بقاء ہر محب وطن پاکستانی کا فرض اولین ہے جبکہ قادیانی تاریخ اس کے برعکس رہی ہے۔

☆......ارباب اختیار سرکاری تعلیمی اداروں میں قادیانی لابی کے ایسے گماشتوں پر کڑی نظر رکھیں اور سرکاری تعلیمی اداروں کی ایسے شرپسند عناصر سے تطہیر فرما دیں۔

☆......آنجناب سے التماس ہے کہ ملک عزیز کے اس نظریاتی محاذ سے اس بے چینی کو فوری طور پر ختم کرنے کے لئے اپنے فرائض منصبی سے پوری ایمانداری کے ساتھ سبکدوش ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور پاکستان کی فلاح وترقی کے لئے ہمیں قبول ومنظور فرمائے۔

حضور ﷺ کے زخمی ہونے پر فرشتوں کی آمد

جب غزوہ احد میں آپ ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا، جبرائیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ دانت مبارک ہم کو عنایت کیجئے تاکہ اس کی برکت سے غضب الٰہی سے محفوظ رہیں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: یہ شکستہ دانت میری امت کے شکستہ دلوں کے لئے موجب بخشش ہے۔ روز محشر جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیری امت نے میری نافرمانی کی ہے تب میں کہوں گا کہ: یاالٰہی! تیرے بندوں نے میرا دانت شہید کیا۔ میں نے انہیں معاف کیا اور تیری شان رحیمی وکریمی ہے تو بھی میرے امتیوں کے گناہ معاف کردے تو خدا تعالیٰ معاف کردے گا۔ (سیرت النبی اور عشق رسول ص ۱۵۹)

کراچی میں ایک سو پچاسی پروگرامز ...... بسلسلۂ عشرۂ ختم نبوت

مولانا محمد رضوان قاسمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جہاں ملک بھر میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے کی خوشی میں جلسے، ریلیاں، کانفرنسز، اجتماعات اور سیمینارز کا انعقاد کیا جاتا ہے، وہیں کراچی میں بھی بھرپور پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ مولانا قاضی احسان احمد کی زیرصدارت ضلعی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ضلع میں ۳۰ پروگرام منعقد کئے جائیں، تمام ضلعی حضرات نے اس سلسلہ میں بھرپور محنت کی حضرات ائمہ کرام، مساجد کے ذمہ داران سے ملاقاتیں کرکے پروگراموں کی ترتیب قائم کی۔ پروگراموں کی کامیابی کے لئے اشتہارات، پینافلیکس، پمفلٹ، جمعہ اور دیگر نمازوں میں اعلانات کئے گئے۔

جماعتی نظم کے مطابق شہر کو چھ اضلاع میں تقسیم کیا گیا، ''عشرۂ ختم نبوت'' کا انعقاد ۲۶ر اگست تا ۷ر ستمبر ۲۰۲۱ء ہوا۔ ہر ضلع کی اجمالی رپورٹ پیش خدمت ہے:

ضلع غربی: نگران مولانا محمد شعیب کمال، اس ضلع میں ۳۵ پروگرام ہوئے۔

ضلع جنوبی: نگران مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، اس ضلع میں ۳۰ پروگرام ہوئے۔

ضلع وسطی: نگران حافظ سیّد محمد عرفان شاہ، اس ضلع میں ۱۹ پروگرام ہوئے۔

ضلع ملیر: نگران مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ، اس ضلع میں ۳۱ پروگرام ہوئے۔

ضلع کورنگی: نگران مفتی محمد عادل غنی، اس ضلع میں ۴۰ پروگرام منعقد ہوئے۔

ضلع شرقی: نگران مولانا محمد رضوان، اس ضلع میں ۳۰ پروگرام ہوئے۔

یوں کل ۱۸۵ر پروگرام ہوئے۔ فالحمدللہ! ۷ر ستمبر بروز منگل کو مرکزی پروگرام بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا، قاری نعیم اللہ حبیب نے تلاوت اور حافظ شاہ رخ نے ہدیۂ نعت اور ترانۂ ختم نبوت پیش کیا۔ سامعین سے مولانا شعیب کمال نے ''قادیانی سازشیں'' اور مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے ''قادیانیوں کے خلاف عدالتی فیصلے'' اور راقم الحروف نے ''تحاریک ختم نبوت آغاز سے اب تک'' کے عنوان پر گفتگو کی۔ معروف مذہبی اسکالر فاضل نوجوان مولانا فضل سبحان مدظلہ نے بیان کیا۔ آخر میں کراچی کے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے سامعین سے گفتگو کرتے ہوئے آئندہ کام کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کا اختتام جمعیت علماء اسلام کے راہنما قاری محمد عثمان مدظلہ کی دعا پر ہوا۔

جماعتی سرگرمیاں

تحفظ ختم نبوت کورسز مانسہرہ (بذریعہ پروجیکٹر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۳ تا ۲۵ جولائی ۲۰۲۱ء ختم نبوت کورسز بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر منعقد کئے گئے۔ ان کورسز کے انعقاد کے لئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نے تعاون کیا۔

پہلا کورس ۲۳ جولائی دیگراں میں بعد نماز مغرب تا عشاء منعقد ہوا۔ دوسرا کورس ۲۴ر جولائی جامع مسجد نوکوٹ میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ تیسرا کورس اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد چکیاء، مانسہرہ میں منعقد ہوا۔ چوتھے کورس ۲۵ جولائی کو جامع مسجد ناران میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ تمام کورسز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے بذریعہ پروجیکٹر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، رفع ونزول مسیح علیہ السلام، ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان، قادیانی کافرکیوں جیسے اہم عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ کورس میں عصری طلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ آخر میں شرکاء کرام سے سوالات کے سیکشنز بھی ہوئے، جس میں درست جواب دینے پر بچوں کو نقد انعامات اور طلباء وعوام الناس کو آئینہ قادیانیت کتاب بطور انعام پیش کی گئیں۔ ان پروگراموں میں مولانا سرفراز، مولانا عبدالشکور، قاری طاہر حسین شاہ، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا راشد، مولانا وقار، مولانا غلام مصطفیٰ، قاری وقار، قاری سمیع الحق اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنان بھائی عابد لغمانی، مفتی وقار الحق عثمانی اور سید بلال احمد شاہ کی معیت وتعاون شامل رہا۔

علماء کنونشن خوشاب

۸ر اگست ۲۰۲۱ء، بروز اتوار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے زیراہتمام جامع مسجد ابوبکر صدیق المعروف میاں بگڑ والی خوشاب میں تحفظ ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ ضلع بھر سے علماء کرام، قراء کرام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں عاشقان رسول ﷺ نے شرکت کی۔ کنونشن کا آغاز قاری عبدالقدیر کی تلاوت اور مولانا ایثار الحق کے کلام حضور ﷺ کی ثناء خوانی سے ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، ضلعی امیر مولانا قاری سعید احمد اسعد، جمیعت علماء اسلام کے مولانا عبداللہ احمد، عالمی مجلس خوشاب سٹی کے امیر مولانا محمد شریف اور مولانا تنویر نے خطاب کیا۔ نقابت کی فرائض مفتی حسین احمد نے ادا کئے جب کہ عالمی مجلس کے ضلعی نائب امیر مولانا جنید احمد اور مبلغ ختم نبوت مولانا نعیم نے تمام انتظامات کی نگرانی فرمائی۔ کنونشن کے شرکاء نے ۷ ستمبر کو مینار پاکستان

لاہور میں منعقد ہونے والی تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور قافلوں کے ساتھ شرکت کرنے کا عزم بھی کیا۔ پیر طریقت رضوان نفیس کی دعا سے کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

پانچ روزہ شعور ختم نبوت کورس و کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام جامعہ رحمۃ اللعالمین چک نمبر ۲۸۴ ج.ب برائے طلباء و چک نمبر ۲۸۵ ج ب برائے طالبات ۸ تا ۱۲ راگست بروز اتوار تا جمعرات کورس منعقد ہوا جس میں عقائد، ختم نبوت، ناموس رسالت، تحاریک ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، کردار آنجہانی مرزا قادیانی جیسے مختلف عنوانات پر صبح ۸ بجے تا ۹:۳۰ بجے تک لیکچر ہوئے۔ مولانا مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس پیر محل، مولانا پیر عطاء اللہ نقشبندی ماموں کانجن، مولانا محمد الیاس، مولانا مفتی معاویہ محبوب ٹوبہ، مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں ۸۰ طلباء کرام ۳۹ طالبات نے شرکت فرمائی۔ حافظ عبداللطیف، مولانا محمد عرفان، حافظ محمد عدنان نے نگرانی اور انتظامی امور سرانجام دیئے۔ تمام شرکاء کورس کو ۱۴ راگست بروز ہفتہ کو یوم آزادی و ختم نبوت کانفرنس میں انعامات دیئے گئے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا صاحبزادہ مولانا محمد سعد اللہ لدھیانوی نے فرمائی، کانفرنس میں تمام مسالک و مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد مبشر نے اور ترانہ جامعہ کے طالب علم محمد اعجاز نے پڑھا، جماعت اسلامی کے مولانا رحمت اللہ ارشد، مسلک اہل حدیث کے مولانا شیخین توحیدی، مسلک بریلوی کے مولانا مفتی افتخار الحسن، جامعہ امدادیہ کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد اعجاز، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کانفرنس میں خطابات کئے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس کے ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے سر انجام دیے آخری تائیدی کلمات پاکستان مسلم لیگ ن کے ایم این اے چوہدری خالد جاوید وڑائچ نے کہے۔

سبزہ زار کالونی لاہور میں ختم نبوت واٹر فلٹریشن پلانٹ کا افتتاح

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱ راگست ۲۰۲۱ء کو سبزہ زار کالونی لاہور میں عوام الناس میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے ختم نبوت واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے مختصر کلمات اور شیخ الحدیث مولانا محب النبی کی دعا سے افتتاح ہوا۔ اس موقعہ پر مزید لاہور میں ۶ جگہوں پر ختم نبوت واٹر فلٹریشن پلانٹ کا اعلان کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی نویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

۳؍ستمبر۲۰۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب میلاد چوک نزد ریلوے اسٹیشن ملکوال سٹی میں منعقد ہوئی۔نعتیہ کلام معروف ثناخوان مولانا شاہد عمران عارفی اور حافظ ذیشان وزیر نے پیش کر کے شرکاء کے جذبات کو خوب گرمایا۔کانفرنس کی نقابت مولانا محمد مسعود خوشابی نے کی۔مولانا عبدالماجد شہیدی،قاری عبدالواحد اور مولانا محمد قاسم سیوطی،مولانا عبدالواحد قریشی،جمعیت علماء اسلام کے مفتی عبدالشکور شاکر اور مجاہد ختم نبوت مولانا نور محمد ہزاروی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت کے بارے شرکاء کو آگاہ کیا اور ۷؍ستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی بھرپور ترغیب دی۔کانفرنس میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاوہ گجرات،جہلم،سرگودھا،بھیرہ اور میانی سے افراد نے بھرپور شرکت کی۔کانفرنس کے حسنِ انتظام اور کامیاب انعقاد پر شرکاء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملکوال کی پوری ٹیم کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔(محمد مسعود حجازی)

یوم تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی معصوم شاہ روڈ میں سالانہ یوم ختم نبوت پروگرام ۷؍ستمبر کو منعقد ہوتا ہے۔امسال چھٹا سالانہ یوم ختم نبوت پروگرام ختم نبوت ریلی کی وجہ سے ۶؍ستمبر۲۰۲۱ء کو منعقد ہوا۔جس کی نگرانی مولانا منیر احمد جالندھری مدظلہ نے کی۔نعتیہ کلام ونقابت کے فرائض مولانا محمد سعد جالندھری نے انجام دیئے۔پروگرام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم،مولانا عبدالماجد وٹو،مولانا قاری عبدالرحمٰن رحیمی اور مولانا محمد عبداللہ خادم کے بیانات ہوئے۔

یوم تحفظ ختم نبوت ریلی ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر کے تاریخ ساز یوم ختم نبوت کے حوالہ سے ملتان شہر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں سینکڑوں عشاقان رسول اور مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی۔۷؍ستمبر۲۰۲۱ء کو ریلی کا آغاز صبح گیارہ بجے دفتر ختم نبوت سے ہوا۔آغاز سے قبل مولانا محمد معاذ کریم جامعہ عمر بن خطاب،مولانا محمد زکریا نواز جامعہ قادریہ حنفیہ،مولانا سلطان محمود ضیاء،مولانا ایاز الحق قاسمی جمعیت علماء اسلام،مولانا محمد حمزہ لقمان،مولانا محمد وسیم اسلم،مولانا محمد انس کے بیانات ہوئے جب کہ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد احمد انور کی دعاء کے ساتھ ریلی کا آغاز دفتر مرکزیہ ملتان سے ہوا۔مقررین نے کہا کہ قادیانی اسلام وپاکستان دشمن قوتوں کے ایجنٹ ہیں۔مسلمان ختم نبوت اور ناموس رسالت کی پاسبانی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔تحفظ ختم نبوت کے لئے جدوجہد کرنا ایمان کا

تقاضا ہے۔علماء نے مطالبہ کیا کہ عدالتوں سے سزا یافتہ گستاخان رسول کو پھانسیاں دی جائیں۔حکومتی صفوں اور سرکاری اداروں کو قادیانیت نواز عناصر سے پاک کیا جائے۔عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ امت کا اجتماعی فریضہ ہے۔۷؍ستمبر کو پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ایک تاریخ ساز دن ہے اسی کی یاد میں آج اس ریلی کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ریلی دفتر مرکزیہ سے گھنٹہ گھر، کچہری روڈ، نواں شہر چوک، ڈیرہ اڈہ، حسن پروانہ روڈ، بوہڑ گیٹ، حرم گیٹ، پاک گیٹ، خونی برج، دہلی گیٹ، دولت گیٹ، ۱۴نمبر، ممتاز آباد، بی سی جی چوک، وہاڑی چوک، کمہاراں والہ چوک، رشید آباد سے ہوتی ہوئی عیدگاہ پر اختتام پذیر ہوئی۔شہر بھر میں شرکاء ریلی کے لئے ٹھنڈے پانی، جوس کے ڈبے، شربت اور پھولوں کے ساتھ عوام، تاجر حضرات اور دکانداروں نے استقبال کیا، بالخصوص رشید آباد میں ریواڑی برادری اور ڈیرہ اڈا پر قاری محمد حارث، مولانا محمد بلال اور مولانا سعید احمد نے شاندار استقبالیہ کیمپ لگا کر کارکنان ختم نبوت کا والہانہ استقبال کیا۔ریلی کی قیادت جامعہ اشرفیہ مان کوٹ کے شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد احمد انور نے جب کہ نگرانی مولانا محمد انس اور مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد بلال اور مولانا محمد عثمان نے کی۔دینی مدارس اور دیگر جماعتوں کے حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ریلی مولانا مفتی احمد انور کے بیان اور دعا سے ریلی اختتام پذیر ہوئی۔مولانا محمد امین، مولانا محمد مرسلین، مولانا مفتی رب نواز، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا مفتی عدنان کاشف، مولانا فیاض احمد عثمانی، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا منیر احمد جالندھری سمیت تمام احباب نے بھرپور محنت کی۔مولانا مفتی ممتاز احمد، مولانا انوار الحق مجاہد، مولانا محمد یاسین، قاری محمد طاسین سمیت شہر بھر کے جید علماء کرام نے ریلی میں شرکت کرکے اس کو کامیاب بنایا۔

ختم نبوت ریلی راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام ملک بھر کی طرح راجن پور میں بھی ۷؍ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت بصورت ریلی منایا گیا۔ریلی وجلسہ کی قیادت امیر عالمی مجلس صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی، مولانا غلام یاسین شاکر، مولانا محمد ابوبکر عبداللہ اور مولنا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت ضلع راجن پور نے کی۔جام پور، محمد پور، فاضل پور، حاجی پور، داجل، کوٹ مٹھن، عمرکوٹ، روجھان، بستی جاگیر گبول سمیت پورے ضلع راجن پور سے ختم نبوت کے پروانوں نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ریلی اپنے مقررہ راستوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک پے جلسے کی صورت میں اکٹھی ہوئی ریلی کے شرکا سے تمام مسالک

کے علماء کرام، انجمن تاجران، موبائل ایسوسیشن کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ اس دوران پنڈال مسلسل تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں اور ترانوں سے مسلسل گونجتا رہا جلسہ کے اختتام پر قاری غلام یٰسین شاکر نے دعا کروائی جس میں استحکام پاکستان، ملکی سلامتی اور اکابرین ختم نبوت کے لئے بلندی درجات کی خصوصی دعا کی گئی۔ صاحبزادہ جلیل الرحمان صدیقی نے کامیاب ریلی اور جلسہ کے پرامن انعقاد پر ضلع بھر سے آئے قافلوں اور ضلعی انتظامیہ ڈپٹی کمشنر راجن پور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر مونسپل کمیٹی سول ڈیفنس اور دیگر معاون اداروں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے فول پروف انتظامات کر کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

تحفظ ختم نبوت ریلی ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت ہر سال ۷ ستمبر کو یوم تشکر کے نام سے جوش وخروش سے مناتے ہیں لیکن امسال ۶ ستمبر لیاقت باغ راولپنڈی اور ۷ ستمبر مینار پاکستان ختم نبوت کانفرنس و ۴۷ ویں ختم نبوت کانفرنس قصہ خوانی پشاور کی وجہ سے علماء کرام کی مشاورت سے ۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو یوم تشکر ریلی نکالنے کا فیصلہ ہوا۔ پمفلٹ تقسیم کیے سکول کالج اور دینی مدارس کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔ ۳/ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد میناری نورنگ سے نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے ایک عظیم الشان تشکر ریلی نکالی گئی، جس کی قیادت قائمقام امیر مولانا مفتی عبدالغفار، سرپرست حضرت مولانا حسین احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم، مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی۔ ریلی جامع مسجد میناری پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کے مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک سے گزرتے ہوئے پاسبان پلازہ کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس موقع پر مولانا قاری سیف الرحمٰن، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا اعزاز اللہ، مولانا عبدالحمید، حاجی عظیم خان، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالصبور، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا برہان الدین، ملک ماجد حسین سمیت بڑی تعداد میں سکول کالجوں و دینی مدارس کے طلباء، علماء، خطباء، آئمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے۔ یوم تشکر ریلی جہاں پر مقررین نے خطابات کیے۔

ہائی سکول گھوٹکی میں ختم نبوت پروگرام

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی یاد میں گورنمنٹ ہائی سکول گھوٹکی میں ایک پروگرام ضلعی امیر سید نور احمد شاہ کی

صدارت میں منعقد ہوا جس میں اساتذہ وطلباء کو لحہ بہ لحہ ۲۲رمئی ۱۹۷۴ء سے ۷رستمبر ۱۹۷۴ء تک کی مکمل روئیداد استاد محمد رفیق نے سنائی۔اس کے بعد نویں کلاس کے طالب علم نے ہدیہ نعت پیش کیا۔دسویں کلاس کے ایک طالب علم نے ختم نبوت کے حوالے سے حدیث مبارکہ سنائی کہ تمام انبیاء کرام کی مثال ایک مکان کی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، وہ میرے آنے کے بعد پر ہوگئی اس لئے آقا کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔استاد سکندر رمکسی نے سوشل میڈیا کے ذریعہ مرزائیت کا راستہ روکنے پر زور دیا۔استاد رانا محمد اسلم، جناب عبدالسبحان انڈھڑ اسکول کے ہیڈ ماسٹر عطاء المحسن صاحب ودیگر کے بیانات ہوئے۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم ختم نبوت کے حوالے سے مسجد شیر محلّہ گھوٹکی رحمووالی میں ختم نبوت کانفرنس سید نور محمد شاہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پروگرام کی نگرانی ضلعی ناظم محمد یوسف شیخ نے کی، تلاوت قاری عبدالواحد ہدیہ نعت مجاہد علی سرور گھوٹو نے پیش کیا جبکہ مولانا محمد قاسم کنڈیارو، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا عبدالباسط انڈھڑ اور مولانا عبدالشکور کے بیانات ہوئے۔

ٹبی قیصرانی میں ختم نبوت چوک کا افتتاح

۱۱رستمبر ۲۰۲۱ء کو ٹبی قیصرانی میں پرانے منڈی والے چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھ دیا گیا۔افتتاح مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اقبال، مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی اور ڈاکٹر مجیب الرحمٰن نے کیا۔اس موقع پر ایک شاندار تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا۔تقریب کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے جنہوں نے ایمان افروز خطاب سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔اس دوران عبیدالرحمٰن عثمانی مولانا عبدالغفور سبحانی حافظ محمد ابرہیم مجاہد قاری رحمت اللہ رحمانی مولانا عبدالمجید قیصرانی اور قاری سمیع اللہ قریشی سمیت کثیر تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔آخر میں مہمانوں کے اعزاز میں ڈاکٹر مجیب الرحمٰن کی طرف سے ظہرانہ بھی دیا گیا۔

حافظ محمد انس اسلام آباد کو صدمہ

ہمارے نہایت شفیق ساتھی تحفظ ختم نبوت کے رفیق حافظ محمد انس کے والد محترم جناب ایاز احمد ماشاءاللہ آٹو ز اسلام آباد والے ۱۱رستمبر کو انتقال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!ان کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز ظہر جامع مسجد تقویٰ میں ادا کی گئی۔علاقہ بھر کے علماء کرام، عوام الناس اور کارکنان ختم نبوت شرکت کی۔اللہ رب العزت مرحوم کی کامل مغفرت اور لواحقین صبر جمیل عطا فرمائیں۔آمین! قارئین لولاک سے قرآن خوانی اور دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔(محمد طیب اسلام آباد)

7
اکتوبر
2021
جمعرات
بروز
بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ تعالیٰ
اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
پروقار
تاریخ ساز
عظیم الشان
محمد ناصر الدین خاکوانی
عزیز احمد صاحب
محمد سلیمان یوسف
توحید باری تعالیٰ
عقیدہ ختم نبوت تحفظ
خاتم الانبیاء
حیات عیسیٰ
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحاد امت محمدیہ
ظہور امام مہدی
پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ
تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مشائخ عظام مذہبی و سیاسی راہنما وکلاء طلباء قراء شعراء کرام اور نامور نعت خوان حضرات تشریف لا رہے ہیں
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
0301-7500173
0301-7904257
0300-7927032
0303-6631714, 0332-4146316

سرکاری باغ شہر گھوٹکی سندھ
13 اکتوبر 2021 بروز بدھ بعد نماز ظہر ان شاء اللہ
دوسری 2 سالانہ
تاجدار ختم نبوت کانفرنس
طعام کا بندوبست ہوگا
سائیں عبدالصمد ہالیجوی
فاتح قادیانیت
اللہ وسایا
عبدالمجیب قریشی
درگاہ عالیہ راشدیہ پیر شریف
مولانا صبغت اللہ جوگی
قاری طارق خالد محمود
لاڑکانہ
عبدالواحد قریشی
ڈیرہ اسماعیل خان
احسان احمد
عبدالقیوم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی
0300-3268334
0301-2893188

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لا نبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی ﷺ

بمقام **مُسلم کالونی چناب نگر**

بتاریخ **28-29 اکتوبر 2021**

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

40 ویں 2 روزہ سالانہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرت مولانا **محمد ناصر الدین** خان خاکوانی

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی **خواجہ عزیز احمد** صاحب

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا سید **محمد سلیمان** یوسف بنوری صاحب

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختم نبوت
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ اور ظہور امام مہدی
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- اتحاد امت محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام و مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ** چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785